Gift Edition

زرِ ملال

نجیب احمد

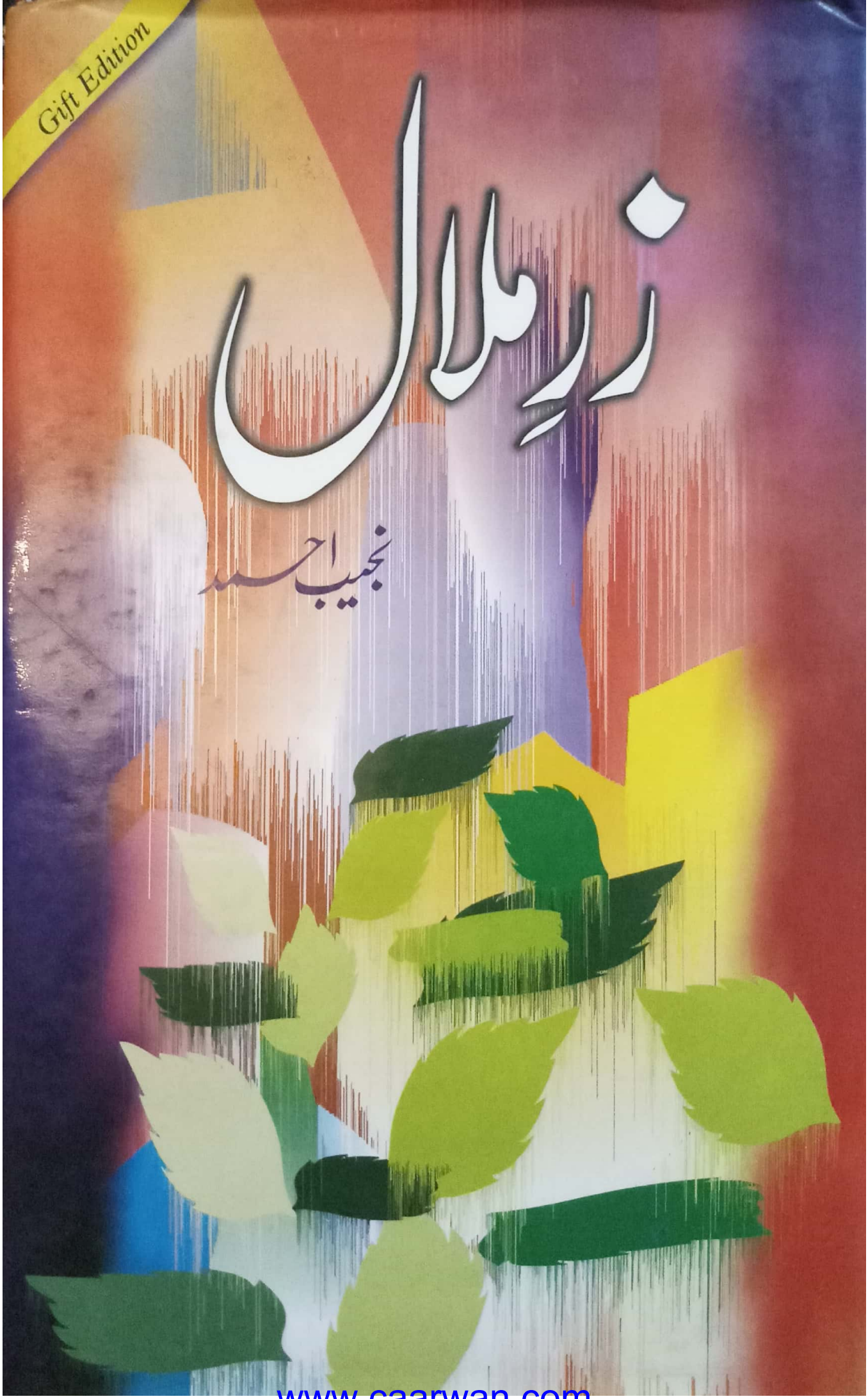

www.caarwan.com

Scanned by CamScanner

یہ بچے کتنے پیارے لگ رہے ہیں
مرے ماں باپ مجھ میں آ بسے ہیں
مرے سادہ سخن کے تیوروں سے
ترے ماتھے پہ کیا کیا بَل پڑے ہیں

☆☆☆☆

کیا کہیں کیسے بسر ہجر کی راتیں کی ہیں
عمر بھر چاند سے اک شخص کی باتیں کی ہیں

☆☆☆☆

ہوسِ بارگاہِ شاہ کہاں
اور کاغذ کی خانقاہ کہاں

☆☆☆☆

اِک وہم کی صورت سرِ دیوارِ یقیں ہیں
دیکھو تو ہیں موجود نہ دیکھو تو نہیں ہیں

☆☆☆☆

بچپن کے واقعات سناتا ہے ان دنوں
مجھ کو نجیب خوش نظر آتا ہے ان دنوں
اِک آفتابِ ہجر مرے ساتھ ساتھ ہے
ڈھلتے ہی شام دن نکل آتا ہے ان دنوں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

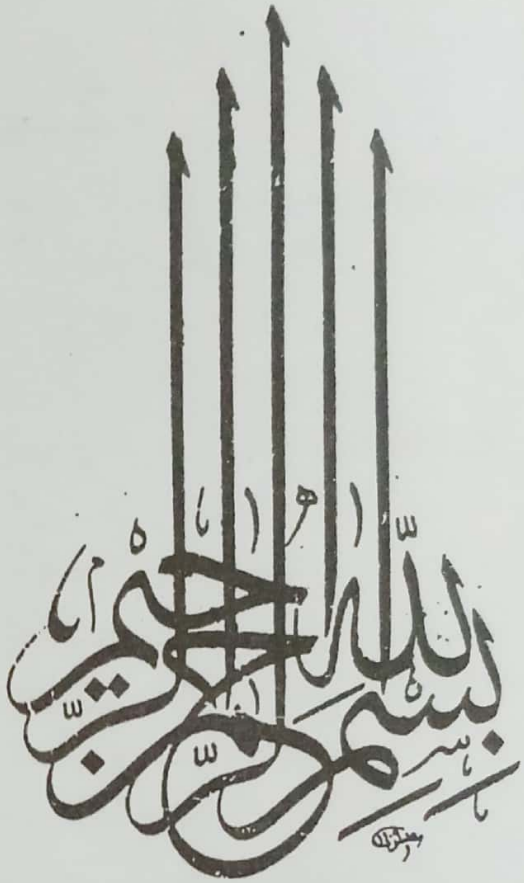

زرِ ملال

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

ملنے کے پتے

مکتبہ رحمانیہ' اقرا سنٹر' اردو بازار لاہور 7224228
کوالٹی ڈیپارٹمنٹل سٹور' کالج روڈ' بورے والا
اسلامی کتب خانہ' فضل الٰہی مارکیٹ' لاہور 7223506
مکتبہ رشیدیہ' نیو جنرل' چکوال
ویلکم بک پورٹ' اردو بازار' کراچی
یونیورسٹی بک ایجنسی' خیبر بازار پشاور
بک سنٹر علامہ اقبال چوک' سیالکوٹ
منیر برادرز' مین بازار جہلم
احمد بک کارپوریشن' اقبال روڈ' راولپنڈی
بنگش بک ڈپو اردو بازار' سیالکوٹ
چوہدری بک ڈپو' مین بازار' دینہ
اسلامک بک سنٹر' اردو بازار' کراچی
ضیاء القرآن پبلشرز' گنج بخش روڈ' لاہور
فرید پبلشرز' نزد مقدس مسجد' اردو بازار' کراچی
کتاب گھر' علامہ اقبال روڈ' راولپنڈی
نیو الیاس کتب محل کچہری بازار' جڑانوالہ
ادریس کتاب محل' مین بازار' منڈی سمبڑیال
عمر بک سنٹر جی ٹی روڈ سرائے عالمگیر 653057
خان بک ڈپو حافظ آباد
جہانگیر بکڈپو اردو بازار کراچی
شکیل بک ڈپو سمندری
زمان لائبریری ربوہ
الیاس بک ڈپو جلال پور جٹاں
چغتائی بک ڈپو ڈھڈیال آزاد کشمیر
جالندھر بک ڈپو ڈسکہ
بختار سنز قصہ خوانی بازار' پشاور
الفضل کتاب گھر میرپور آزاد کشمیر
مسٹر بکس سپر مارکیٹ اسلام آباد 5-2278843
ذیشان بکس ستارہ مارکیٹ G-7 اسلام آباد 2204241

سعد پبلی کیشنز' فرسٹ فلور' میاں مارکیٹ لاہور 7122943
کشمیر بک ڈپو' تلہ گنگ روڈ' چکوال
مسلم بک لینڈ' بینک روڈ' مظفر آباد
ضیاء القرآن پبلشرز' اردو بازار' کراچی
نیو وہاڑی کتاب گھر جناح روڈ' وہاڑی 62310
رحمٰن بک ہاؤس' اردو بازار' کراچی
الکریم نیوز ایجنسی گول چوک' اوکاڑہ
شائلہ بک ایجنسی' محلہ چوہدری پارک' ٹوبہ ٹیک سنگھ
ہلال کاپی ہاؤس' لیاقت روڈ میاں چنوں 662650
مکتبہ العلم' ۱۷- اردو بازار لاہور
میاں ندیم' مین بازار' جہلم
دارالادب' تلمبہ روڈ' میاں چنوں
اشرف بک ایجنسی' کمیٹی چوک' راولپنڈی
شمع بک ایجنسی' فیصل آباد
ہاشمی برادرز کتب ورسائل گوردت سنگھ روڈ' کوئٹہ
رضا لائبریری شاہ کوٹ
الاخوان القادری مسندی کارنر اندرون بوہڑ گیٹ ملتان
نیو نفیس بک ڈپو مین بازار میانوالی
اسلامی کتب خانہ حافظ آباد
نظامی کتب خانہ پاکپتن شریف
خالد کتاب محل اوگوکی' سیالکوٹ روڈ
لاثانی لائبریری ربوہ
سلیمی بک ڈپو احمد پور شرقیہ
الرحمت سٹیشنری ڈسکہ
کاروان بک سنٹر بہاولپور
اتفاق بک ڈپو بھلوال
مکتبہ فیض اردو بازار لالہ موسیٰ 515162
بک ٹاؤن F-10 مرکز اسلام آباد 2299604

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

زرِ ملال

نجیب احمد

خزینۂ علم و ادب
الکریم مارکیٹ اردو بازار - لاہور ۷۳۱۴۱۶۹

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

دیدہ زیب اور
خوبصورت کتب کا
واحد مرکز

تزئین و اہتمام
نذیر محمد طاہر نذیر

ضابطہ

بار اول : دسمبر ۲۰۰۳ء

سرورق : آغا نثار

کمپوزنگ : محمد عمران ساغر میاں مارکیٹ اردو بازار

پرنٹرز : حافظ جمیل پرنٹنگ پریس

قیمت : ۱۶۰ روپے

www.caarwan.com

Scanned by CamScanner

انتساب

محترم اختر حسین جعفری کے نام

www.caarwan.com

Scanned by CamScanner

فہرست

۱	غزل اور نظم کا فنکارانہ امتزاج	احمد ندیم قاسمی	۱۳
۲	قدم بوسی کی عزت چاہتا ہوں	نعت	۱۹
۳	ترے لفظوں کی ہر ٹہنی ہری ہے	نعت	۲۱
۴	سرِ نیزہ جو روشن ہو گیا ہے	سلام	۲۳
۵	دیکھیں اگر تو آئنہ آرا ہے کوئی اور		۲۵
۶	بچپن کے واقعات سناتا ہے ان دنوں		۲۷
۷	ہوسِ بارگاہِ شاہ کہاں		۲۹
۸	اک وہم کی صورت سرِ دیوارِ یقیں ہیں		۳۱
۹	خود اپنی ذات کو بے وزن کر گئے ہم بھی		۳۳
۱۰	کیوں چشمِ تن چُرا نہ سکا، کچھ خبر نہیں		۳۵
۱۱	بھنور آنکھوں میں پیدا ہو رہا ہے		۳۷
۱۲	سرِ الواحِ یادگار نہ تھے		۳۹
۱۳	ناؤ خستہ بھی نہ تھی، موج میں دریا بھی نہ تھا		۴۱
۱۴	سرِ نیاز وہ سودا نظر نہیں آتا		۴۳
۱۵	عشق آباد فقیروں کی ادا رکھتے ہیں		۴۵
۱۶	اُڑنے کے ارادے ہیں تو پَر ساتھ نہ رکھنا		۴۷
۱۷	ہر چند جیسا سوچا تھا ویسا نہیں ہُوا		۴۹
۱۸	یہ بچے کتنے پیارے لگ رہے ہیں		۵۱

www.caarwan.com

Scanned by CamScanner

۱۹	اے ہجر زوال چاہتے ہیں	۵۳
۲۰	بدلا عدو تو یار بھی اپنا بدل گیا	۵۵
۲۱	رات بھر جل کے چراغوں نے سحر تو کر دی	۵۷
۲۲	پتھرائے ہوئے لوگ کناروں پہ کھڑے ہیں	۵۹
۲۳	تُو مجھ سے الگ ہے نہ میں دنیا سے جدا ہوں	۶۱
۲۴	زمیں کا خوف نہ کچھ آسماں کا ڈر مجھ کو	۶۳
۲۵	نیم خوابیدہ سمندر موج میں آنے کو ہے	۶۵
۲۶	شب بھلی تھی نہ دن بُرا تھا کوئی	۶۷
۲۷	برگِ ماہِ سحر آثار نظر آتا ہے	۶۹
۲۸	عُشاقِ شہر، دشت میں وحشت نہ کر سکے	۷۱
۲۹	نہ ملے تم، نہ ملا نام، چلو یوں ہی سہی	۷۳
۳۰	پسِ حیات چلیں جاں سے بھی گزر دیکھیں	۷۵
۳۱	خود اپنی نگاہوں میں گرا جائے نہ مجھ سے	۷۷
۳۲	دیکھا اُسے دمِ سحر، نیند نہ آئی رات بھر	۷۹
۳۳	ضرورت کچھ زیادہ ہو نہ جائے	۸۱
۳۴	میں مکمل ابھی ہُوا ہی نہیں	۸۳
۳۵	ہنر رسیدہ خمارِ ہنر میں رہتے ہیں	۸۵
۳۶	غبارِ ماہ ترا ہمرقاب دیکھا ہے	۸۷
۳۷	بزم آرا تھی دھنک، صبح کی تنویر کے ساتھ	۸۹
۳۸	ترا دستِ مصور کارآرا کیوں نہیں ہوتا	۹۱
۳۹	وہیں جلتا ہوا سورج بجھا ہے	۹۳

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

۴۰	ابھی مٹی کا رنگ اُترا نہیں	۹۵
۴۱	ترا رنگِ بصیرت ہُو بہو مجھ سا نکل آیا	۹۷
	نظمیں	
۴۲	جاناں!	۱۰۱
۴۳	دلِ سادہ!	۱۰۳
۴۴	یہ کیسے برگزیدہ لوگ ہیں	۱۰۵
۴۵	یہاں سکّے نہیں چلتے	۱۰۷
۴۶	محفوظ رستوں کا خوف	۱۰۹
۴۷	مسافت	۱۱۱
۴۸	رقاصہ	۱۱۳
۴۹	قطعہ	۱۱۶
۵۰	کھلونے ٹوٹ جاتے ہیں	۱۱۷
۵۱	یہ کیسی مفلسی ہے	۱۱۹
۵۲	فیصلہ لکھتے تو کیا	۱۲۱
۵۳	رُوداد	۱۲۳
۵۴	یہ دن سورج کے ساتھی ہیں	۱۲۵
۵۵	یہ برچھی دھڑکنوں کی منتظر ہے	۱۲۷
۵۶	کھلاڑی ہو تو کھیلو	۱۲۹
۵۷	قطعہ	۱۳۲
۵۸	عِلم کے موتی	۱۳۳
۵۹	قطعہ	۱۳۶

www.caarwan.com

Scanned by CamScanner

۶۰	میں کس صحرا میں رہتا ہوں	۱۳۷
۶۱	قطعہ	۱۴۰
۶۲	یہ جو اک بات	۱۴۱
۶۳	عکس معدوم ہیں	۱۴۳
۶۴	خلش	۱۴۵
۶۵	قائداعظم	۱۴۷
۶۶	احمد ندیم قاسمی کے لئے	۱۴۹
۶۷	سخن آباد سے ایک نظم	۱۵۱
۶۸	حکیم محمد سعید شہید کیلئے	۱۵۵
۶۹	لہو کی لَو	۱۵۷
۷۰	کشمیر کے پس منظر میں	۱۵۹
۷۱	ملی نغمہ	۱۶۱
۷۲	آسرا	۱۶۳
۷۳	کہانی	۱۶۵
۷۴	دُوہری سچائی	۱۶۷
۷۵	دیمک لکھتی ہے	۱۶۹
۷۶	قطعہ	۱۷۲
۷۷	ہوا کا چہرہ چمک اٹھا ہے	۱۷۳
۷۸	ایک شعر	۱۷۶

www.caarwan.com

Scanned by CamScanner

غزلیں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

غزل اور نظم کا فنکارانہ امتزاج

جو شخص یہ کہے کہ غزل زوال پذیر ہے یا غزل اپنی عمر طبعی کو پہنچ چکی ہے یا غزل میں رمز و کنایہ، جذبہ و احساس اور اظہار و ابلاغ کے سب امکانات برتے جا چکے ہیں اور اب غزل کہنا سالہا سال کی شاعری کی تکرار کے مترادف ہے تو یہ سب باتیں جو بھی کہتا ہے جھوٹ کہتا ہے۔ اگر کوئی نقاد یہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ غزل کی نزاکتوں اور نرمیوں تک، اس کی بلندیوں اور گہرائیوں تک اس کے ذہن کی رسائی ہی نہیں ہو سکی۔ اگر کسی شاعر کو یہ جھوٹ بولنے کا شوق چرایا ہے تو اس کا صریح مطلب یہ ہے کہ وہ ایک تر و تازہ، جدید اور معیاری غزل کہنے کے معاملے میں خود کو بے بس پا کر غزل کے خلاف یہ افتراء پردازی کرتا ہے اور اپنے احساسِ کمتری کو جھوٹ کی بازی گری میں چھپاتا ہے۔ اگر یہ نقاد اور یہ شاعر بضد رہتے ہیں کہ وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں سچ کہہ رہے ہیں اور سچ

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

کے سوا کچھ نہیں کہہ رہے ہیں تو انہیں نجیب احمد کی غزلوں کے دو چار شعر سنا دیجئے اور پھر ان کے جھینپنے کا نظارہ کیجئے۔ نجیب نے اپنے پہلے مجموعۂ کلام ''عبارتیں'' کے بعد جو غزلیں کہی ہیں ان میں سے صرف چند اشعار انہی متذکرہ نقادوں اور شاعروں کے منصفانہ مطالعے کی نذر ہیں:

تجھ سے بچھڑ کے بھی دلِ وحشی ہے مطمئن
یعنی نواحِ شوق میں صحرا ہے کوئی اور

اس شہرِ بے مثال میں سب بے مثال ہیں
تجھ سا ہے کوئی اور نہ ہم سا ہے کوئی اور

کاغذ پہ تجھ کو سطر کیا عمر بھر نجیب
پر حُجلہ سطور میں بیٹھا ہے کوئی اور

بیٹھے رہے زمین پہ گھٹنوں میں سر دیئے
ہم پر کب آسمان گرا ، کچھ خبر نہیں

ہم کہ مسمار بھی ہو کر کہاں مسمار ہوئے
آج بھی زندہ ہیں اک خواہشِ تعمیر کے ساتھ

اک آفتابِ ہجر مرے ساتھ ساتھ ہے
ڈھلتے ہی شام دن نکل آتا ہے اِن دنوں

خدا کی شان کہ مقتل کو دھج ملی ہم سے
خدا کا شکر کہ اک روز گھر گئے ہم بھی

پھر یہ شعر دیکھئے کہ مثبت روایت پسندی کی ایک بلیغ مثال ہے جیسے میر، مصحفی،

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

غالب، فراق اور عصرِ حاضر سبھی یک زبان ہو کر بول اٹھے ہیں نجیب نے کہا ہے

اشک تھے، کرچیاں تھیں، آنکھیں تھیں
آئینے سے اڈ پڑا تھا کوئی

اور یہ آخری شعر، جس میں نجیب جیسے آج کل کے فیشن ایبل غزل دشمنوں سے مخاطب ہے:

مرے سادہ سخن کے تیوروں سے
ترے ماتھے پہ کیا کیا بل پڑے ہیں

جذبے اور احساس کی شدت کو شائستگی اور نفاست سے پیش کرنا نجیب کی غزل کا امتیاز ہے۔

جو حضرات غزل میں تغزل کو صرف جنسی جذبے میں محصور رکھنا چاہتے ہیں وہ غالب کے اس مصرعے کے بارے میں کیا کہیں گے کہ:

نوائے طائرانِ آشیاں گم کردہ آتی ہے

یہ مصرع جنس سے سراسر الگ رہ کر بھی سراسر تغزل ہے۔ بعینہ نجیب کا یہ شعر (اور اس اسلوب کے کئی اور اشعار بھی) سراپا تغزل ہے:

دمک اٹھے سبھی رستے لہو کی لو سے نجیب
چراغ شب کی ہتھیلی پہ دھر گئے ہم بھی

تغزل دراصل جذبے اور خیال اور مشاہدے کی شدت کا نام ہے اور نجیب کی غزلیں اس کی شاہد ہیں۔

پھر نجیب لفظوں، علامتوں، تشبیہوں، استعاروں اور کنایوں کو تخلیقی انداز میں، اس طرح سے برتتا ہے کہ اس کے شعروں میں دورِ حاضر کی جدید حسیت سانس لینے لگتی ہے۔ اپنے دوسرے چند ہم عصر شعراء کے علاوہ نجیب نے غالب، اقبال، فراق اور یگانہ کی طرح

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

غزل کے آفاق مزید پھیلا دیے ہیں اور اس دور کی غزل کا نیا مزاج بھی متعین کر دیا ہے بلکہ اسے نئی لفظیات سے بھی آراستہ کیا ہے۔ غزل کو یک رخا رکھنے کی بجائے اسے زندگی کی ہمہ جہتی اور ہمہ گیری کا صحیفہ بنانا نجیب کا کمال ہے۔

کامیاب غزل گو نجیب نے کامیاب نظمیں لکھ کر، اس عام مغالطے کے پردے چاک کر دیے ہیں کہ غزل، نظم کی حریف ہے، یا نظم، غزل کی حریف ہے۔ یہ دو سگی بہنیں تو ہاتھ میں ہاتھ دیے ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔ ہر شعری صنف کا خاص اپنا ڈسپلن ہوتا ہے اور اسی منفرد ڈسپلن کی وجہ سے ایک صنف دوسری صنف سے الگ پہچانی جاتی ہے، چنانچہ نجیب نے دونوں اصناف کو برتا ہے اور عملاً ثابت کر دیا ہے کہ غزل نگار کا کامیاب نظم نگار ہونا، یا نظم نگار کا کامیاب غزل نگار ہونا بعید از امکان نہیں ہے۔ یہ درست ہے کہ بعض نظم نگار غزل گوئی کے شوق میں غزل کے ساتھ بدسلوکی بھی کر رہے ہیں مگر ان کی تعداد معمولی ہے اور ان پر یہ حقیقت آخر کار منکشف ہو کر رہے گی کہ وہ غزل گوئی کے اہل نہیں ہیں۔

جدید دور میں جن شعراء نے صنفِ نظم کو اعتبار بخشا ہے ان میں ن۔م راشد، اختر حسین جعفری، آفتاب اقبال شمیم، فیض احمد فیض، ظہور نظر اور مجید امجد نمایاں ہیں۔ اب نجیب احمد بھی نظم نگاروں کی اس صف میں شامل ہو گیا ہے۔ نجیب کی نظم ان سب اساتذۂ فن سے اسی طرح مختلف ہے جیسے ان سب کا فن ایک دوسرے سے مختلف اور منفرد ہے۔ نجیب کا بھی ایک اپنا رنگ۔ ایک اپنا اسلوب ہے جو اس کی ذات کے ساتھ خاص ہے۔ پھر نجیب کی نظموں کے موضوعات میں ایک دلآویز تنوع ہے۔ اس کے ہر موضوع کے عقب میں ذاتی اور کائناتی دکھوں کا اظہار بھی ہے اور ہر موضوع کا وہ تاریخی اور تہذیبی پس منظر بھی ہے جس سے جنوبی ایشیاء بلکہ پورے ایشیاء کے لوگ بہت اچھی طرح مانوس ہیں۔ نجیب کی نظم کے لفظوں اور ترکیبوں اور لائنوں میں یہ تمام عناصر جلوہ گر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ان متنوع نظموں میں نجیب کی امیجری کا حسن دیدنی ہوتا ہے۔ وہ شروع سے آخر تک ایک کامیاب مصور کی طرح ہفت رنگ تصویریں بناتا ہے اور یوں اس کی نظم میں دو فنون، شاعری اور

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

مصوری یک جان ہوتے محسوس ہوتے ہیں- اس کے ساتھ ہی نجیب کی نظموں میں ماضی بعید و قریب کی تاریخ جیتی جاگتی اور سانس لیتی محسوس ہوتی ہے-

نجیب نے نظم آزاد میں لائن (یا مصرعے) کی باگیں ڈھیلی رکھی ہیں، چنانچہ بعض نظموں میں کئی لائنوں پر مشتمل ایک طویل مگر مترنم اور رواں لائن وجود میں آجاتی ہے جو نظم کی دلفریبی میں اضافہ کرتی ہے- نجیب کی ان نظموں کا ایک اور عنصر تفکر کا ہے- اردو کے کم ہی نظم نگار اپنی نظموں میں فکر کو فن کے ساتھ اس سلیقے سے آمیخت کر سکتے ہیں جیسے نجیب نے کیا ہے کہ فکر کی پیوست فن میں تحلیل ہو کر نغمہ سا بن گئی ہے-

نظم مکمل اکائی ہوتی ہے مگر یہاں نجیب کی نظموں کی چند لائنیں صرف یہ ثابت کرنے کے لئے درج کی جارہی ہیں کہ جب ایک عمدہ غزل گو نظم کہتا ہے تو غزل کہاں کہاں اس کی امداد کرتی ہے:

لفظ میلے ہو چکے ہیں
اور کاغذ کی سفیدی کو
گزشتہ موسموں کی گرد نے
پیلے پروں میں ڈھانپ رکھا ہے

کفِ گل میں ہوا کب قید ہوتی ہے
مری پلکوں پہ تاروں کی دھنک بکھری ہوئی ہے
یہاں پر آدمی کو حق نہیں، خیرات ملتی ہے

دریچوں اور منڈیروں پر
چراغوں کی تمازت جگمگا اٹھی

ہم نے تجھ کو دیکھا تھا، نیند کے جزیروں میں

کہیں کہیں تو یہ محسوس ہوتا ہے کہ نجیب احمد کی نظم، اس کی غزل سے بھی آگے نکلی جا

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

رہی ہے۔

بہر حال یہ طے ہے کہ نجیب احمد نے غزل اور نظم دونوں اصنافِ شاعری کو کامیابی سے برت کر ثابت کر دیا ہے کہ غزل اور نظم کے درمیان کوئی مغائرت نہیں ہے اور یہ دونوں اصناف شانہ بہ شانہ بھی چل سکتی ہیں بشرطیکہ شاعر کو نجیب کی طرح قدرت نے ہمہ جہت انداز میں نوازا ہو۔

احمد ندیم قاسمی

www.caarwan.com

Scanned by CamScanner

نعتؐ

قدم بوسی کی عزت چاہتا ہوں
نبی جی ! میں اجازت چاہتا ہوں

نبی جی ! آپ تو سب جانتے ہیں
میں کیا روزِ قیامت چاہتا ہوں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

نبی جی ! آپ ہی کے اُمتی ہیں
میں ان سب کی شفاعت چاہتا ہوں

مجھے مل جائے اعزازِ غلامی
میں دستارِ فضیلت چاہتا ہوں

کہیں یخ کر نہ دے یخ رُو زمانہ
محبت کی حرارت چاہتا ہوں

نبی جی ! خواب میں تشریف لائیں
میں گھر میں خیر و برکت چاہتا ہوں

مرے آقا ! سفارش میرے آقا!
نکما ہوں ، رعایت چاہتا ہوں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

نعت ﷺ

ترے لفظوں کی ہر ٹہنی ہری ہے
ہری ہے اور خوشبو سے لدی ہے

ترے سائے کا اک پَرتو ہے سورج
زمیں دن رات پیچھے گھومتی ہے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

مرے مولا ، یہ دل گھر ہے خدا کا
مگر اس میں تری خواہش بسی ہے

ترا منشور ، انساں سے محبت
ترا مقصد ، رضائے ایزدی ہے

میں جو ہر ظلم سے ٹکرا رہا ہوں
یہ طاقت بھی مجھے تجھ سے ملی ہے

زمیں پر پاؤں کیا رکھا نبی نے
ہر اک رہرو کو منزل مل گئی ہے

میں اُس کا اُمتی ہوں، جس کی خاطر
خدا نے روشنی تخلیق کی ہے

مرے حق میں دعا ، اے اہلِ مجلس
نجیبِ کم نوا بھی اُمتی ہے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

سلام

سرِ نیزہ جو روشن ہوگیا ہے
رسولِ پاک کے گھر کا دیا ہے

اندھیری رات کی پوروں میں جگنو
بہ اندازِ شرر جل بجھ رہا ہے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

بچھی تھی سیج تیروں کی، اُسی پر
شہِ معصوم پیاسا سو گیا ہے

ترے گھر میں جگہ کیا پائے دنیا
ترا خیمہ نہیں، شہرِ وفا ہے

اعزادارو یہاں چلتے ہیں آنسو
خریدارو یہ بازارِ رضا ہے

ہوائیں سرپٹخ کر رہ گئی ہیں
چراغِ استقامت جل رہا ہے

نجیبؔ اک شخص کی تشنہ لبی سے
ابھی تک نم ورق تاریخ کا ہے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

دیکھیں اگر تو آئنہ آرا ہے کوئی اور
لیکن بہشتِ آب میں چہرہ ہے کوئی اور

تو اپنا ہمسفر تھا، تجھے جانتے تھے ہم
لوٹا ہے تُو کہ لوٹ کے آیا ہے کوئی اور

تجھ سے بچھڑ کے بھی دلِ وحشی ہے مطمئن
یعنی نواحِ شوق میں صحرا ہے کوئی اور

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

کچے گھڑوں کے ساتھ اتر آئے پار ہم
جانا ہے جس کے پار وہ دریا ہے کوئی اور

اس شہرِ بے مثال میں سب بے مثال ہیں
تجھ سا ہے کوئی اور نہ ہم سا ہے کوئی اور

کاغذ پہ تجھ کو سطر کیا عمر بھر نجیبؔ
پر حجلۂ سطور میں بیٹھا ہے کوئی اور

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

بچپن کے واقعات سناتا ہے ان دنوں
مجھ کو نجیب خوش نظر آتا ہے ان دنوں

کس پھول کی مہک میں وہ رہتا ہے آج کل
کس رنگ میں وہ خاک اڑاتا ہے ان دنوں

وہ راز کھولتا ہے پسِ پردۂ سخن
باتوں میں دل کی بات چھپاتا ہے ان دنوں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

اک آفتابِ ہجر مرے ساتھ ساتھ ہے
ڈھلتے ہی شام دن نکل آتا ہے ان دنوں

گھر اُس کے ہوتے یاد کب آتا ہے اے نجیبؔ!
باتیں کچھ اس مزے کی سناتا ہے ان دنوں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

ہوسِ بارگاہِ شاہ کہاں
اور کاغذ کی خانقاہ کہاں

اے نقابِ جنونِ یکتائی
اب وہ چہروں میں اشتباہ کہاں

دلِ تنہا کے ساتھ تھی دنیا
کیا کہیں رہ گئی سپاہ کہاں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

تب و تابِ جمالِ عشق اٹھی
اب ہمیں طاقتِ نگاہ کہاں

دھڑکنیں ہیں کہ درہموں کی کھنک
اب گرہ میں دلِ تباہ کہاں

خاک پر ایک بھی لکیر نہیں
اڑ گیا وہ پرِ گیاہ کہاں

اب وہ سکھیاں سہیلیاں نہ رہیں
گڈّے گڑیوں کے وہ بیاہ کہاں

ایک دھیلے کی آبرو نہ رہی
قرض دیتے ہیں قرض خواہ کہاں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

اک وہم کی صورت سرِ دیوار یقیں ہیں
دیکھو تو ہیں موجود نہ دیکھو تو نہیں ہیں

ہم سے کششِ موجۂ رفتار نہ پوچھو
ہم اہلِ محبت تو گرفتارِ زمیں ہیں

اس راہ سے ہٹ کر گزر اے ناقۂ لیلیٰ!
اس گوشۂ صحرا میں ہم آرام گزیں ہیں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

چھوڑیں بھی تو کس طرح ہم اس شہر کو چھوڑیں
اس نجد کے پابند ترے خاک نشیں ہیں

اس دائرۂ روشنی و رنگ سے آگے
کیا جانیے کس حال میں بستی کے مکیں ہیں

وہ تب بھی گریزاں تھے مگر دشمنِ دل تھے
وہ اب بھی گریزاں ہیں مگر دشمنِ دیں ہیں

ہر مرحلۂ بود تھا نابود کی منزل
لیکن ترے ہوتے، ہمیں لگتا تھا، ہمیں ہیں

کس طور سمیٹیں تری پلکوں کے ستارے
کہنے کو تو شاعر ہیں مگر اپنے تئیں ہیں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

خود اپنی ذات کو بے وزن کر گئے ہم بھی
خلا ملا تو خلا میں اتر گئے ہم بھی

وہ چاندنی ، وہ سمندر ، وہ رخ بدلتی ہوا
وہ شور تھا کہ تلاطم سے ڈر گئے ہم بھی

تُو ایک موجۂ گُل تھا ، یہ تیرا رستہ تھا
بس ایک رو میں ادھر سے گزر گئے ہم بھی

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

عجب نہ تھا کہ یہ افلاک گرد ہو جاتے
ٹھٹھکتا دیکھ کے تجھ کو ٹھہر گئے ہم بھی

خدا کی شان کہ مقتل کو دھج ملی ہم سے
خدا کا شُکر کہ اک روز گھر گئے ہم بھی

ترے کمال کا اک رنگ ہم بھی تھے لیکن
ترے کمال کی ہیبت سے ڈر گئے ہم بھی

یہ زندگی فقط اظہار کا تماشا تھی
ادا ، حیات کا تاوان کر گئے ہم بھی

دمک اٹھے سبھی رستے لہو کی لَو سے نجیبؔ
چراغ شب کی ہتھیلی پہ دھر گئے ہم بھی

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

کیوں چشمِ تن چرا نہ سکا ، کچھ خبر نہیں
وہ رات کس ترنگ میں تھا ، کچھ خبر نہیں

اک خارِ ہجر ہی خس و خاشاکِ تن میں تھا
کیونکر یہ زہر پھیل گیا ، کچھ خبر نہیں

دل کے ورق پہ سطر بگولوں کے حرف تھے
یہ دشت کب کتاب ہوا ، کچھ خبر نہیں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

ہر کجکلاہ خاکِ درِ یار ہو گیا
کیا حال اہلِ غم کا ہوا ، کچھ خبر نہیں

بیٹھے رہے زمین پہ گھٹنوں میں سر دیئے
ہم پر کب آسمان گرا ، کچھ خبر نہیں

وہ کنجِ لب میں گوش بر آواز تھا ، مگر
کیا ان کہا بھی اُس نے سنا ، کچھ خبر نہیں

اک بات لب پہ آئی تھی بے ساختہ ادھر
چہرہ وہ کیوں گلاب ہوا ، کچھ خبر نہیں

کیوں گھر کی سمت پھیر لیا ہم نے رخ نجیبؔ
کب کس نے ہاتھ کھینچ لیا، کچھ خبر نہیں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

بھنور آنکھوں میں پیدا ہو رہا ہے
کہ دل میں حشر برپا ہو رہا ہے

بشر بے موت مارے جا رہے ہیں
مسیحائی کا چرچا ہو رہا ہے

ہم ایسے بھی گئے گزرے نہیں ہیں
ہمارے ساتھ یہ کیا ہو رہا ہے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

بنامِ عدل خنجر کے جلو میں
محافظ تخت آرا ہو رہا ہے

ورق تاریخ کے چلّا رہے ہیں
ہُوا تھا جو دوبارہ ہو رہا ہے

ہوا کے ہاتھ خوشبو سے تہی ہیں
کہیں پامال سبزہ ہو رہا ہے

برا ہونا نہیں وجہِ ستائش
مگر اس پر بھی جھگڑا ہو رہا ہے

نجیب اک دن جو پاؤں پڑ رہا تھا
وہ پانی سر سے اونچا ہو رہا ہے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

سرِ الواح یادگار نہ تھے
کم نمو تھے سو آشکار نہ تھے

سانس تک حسبِ آرزو نہ لیا
اہلِ غم ، اہلِ اختیار نہ تھے

خاک ہی کچھ نمو گرفتہ تھی
پھول پروردۂ بہار نہ تھے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

کتنے محفوظ تھے گلی کوچے
جب فصیلوں پہ چوب دار نہ تھے

موج طوفاں بہ کف تھی لیکن ہم
کاغذی ناؤ پر سوار نہ تھے

سنسنی سی سفر میں رہتی تھی
ہم تو رستوں کے زیر بار نہ تھے

راہ مانگی نہ مشورہ مانگا
غرقِ غم ، غرقِ انتشار نہ تھے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

ناؤ خستہ بھی نہ تھی، موج میں دریا بھی نہ تھا
پار اترنا تھا مگر تجھ پہ بھروسا بھی نہ تھا

زندگی ہاتھ نہ دے پائی مرے ہاتھوں میں
ساتھ جانا بھی نہ تھا، ہاتھ چھڑانا بھی نہ تھا

جن پہ اک عمر چلا تھا اُنہی رستوں پہ کہیں
واپس آیا تو مرا نقشِ کفِ پا بھی نہ تھا

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

غرقِ دنیا کے لئے دستِ دعا کیا اٹھتے
کوئی اس گھر میں دعا مانگنے والا بھی نہ تھا

ہر کوئی میرا خریدار نظر آیا مجھے
چاک پر میں نے ابھی خود کو ابھارا بھی نہ تھا

پھیلتا جاتا ہے ہر سانس رگ و پے میں نجیبؔ
ایک صحرا جو ابھی راہ میں آیا بھی نہ تھا

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

سرِ نیاز وہ سودا نظر نہیں آتا
وہ جیسا پہلے تھا ویسا نظر نہیں آتا

وُہ رات تھی تو بسر ہو گئی بہر صورت
اگر یہ دن ہے تو کٹتا نظر نہیں آتا

یہ کس کی اوٹ میں جلتے رہے رُتوں کے چراغ
کسی گلی میں اجالا نظر نہیں آتا

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

رُکوں تو جلۂ منزل پُکارتا ہے مجھے
قدم اٹھاؤں تو رستہ نظر نہیں آتا

ہوا میں روئی کے گالوں کی طرح اڑتا ہے
مجھے وہ قول کا پکّا نظر آتا ہے

نجیبؔ چار طرف نفرتوں کی ٹھاٹھیں ہیں
چڑھا ہوا ہو تو دریا نظر نہیں آتا

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

عشق آباد فقیروں کی ادا رکھتے ہیں
اور کیا اس کے سوا اہلِ انا رکھتے ہیں

ہم تہی دست کچھ ایسے بھی تہی دست نہیں
کچھ نہیں رکھتے مگر پاسِ وفا رکھتے ہیں

زندگی بھر کی کمائی یہ تعلق ہی تو ہے
کچھ بچے یا نہ بچے اس کو بچا رکھتے ہیں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

شعر میں پھوٹتے ہیں اپنی زباں کے چھالے
نطق رکھتے ہیں مگر سب سے جدا رکھتے ہیں

ہم نہیں صاحبِ تکریم تو حیرت کیسی
سر پہ دستار نہ پیکر پہ عبا رکھتے ہیں

شہر، آواز کی جھلمل سے دمک اٹھیں گے
شبِ خاموش کے رخ شمعِ نوا رکھتے ہیں

اک تری یاد گلے ایسے پڑی ہے کہ نجیب
آج کا کام بھی ہم کل پہ اٹھا رکھتے ہیں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

اڑنے کے ارادے ہیں تو پر ساتھ نہ رکھنا
تم شاخِ شجر ہو تو ثمر ساتھ نہ رکھنا

پتھر کی یہ بوندیں ہیں کہ بارش کی لکیریں
اس جنگ میں تم شیشۂ سر ساتھ نہ رکھنا

گھر لوٹ کے آنے کے لئے گھر سے نکلنا
کچھ اس کے سوا رختِ سفر ساتھ نہ رکھنا

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

جل بجھنا شراروں کی طرح قریۂ جاں میں
تم جاں سے گزرنے کا ہنر ساتھ نہ رکھنا

یہ راہِ محبت ہے، یہ لٹنے کے لئے ہے
اس راہ میں لٹ جانے کا ڈر ساتھ نہ رکھنا

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

ہر چند جیسا سوچا تھا ویسا نہیں ہوا
لیکن کہا ہَوا کا بھی پورا نہیں ہوا

تم ایک گردباد تھے ، چکرا کے رہ گئے
ہم سے بھی پار ذات کا صحرا نہیں ہوا

خوشبو کہیں تو پھول ہوا لے اڑی کہیں
یوں منتشر کسی کا قبیلہ نہیں ہوا

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

کچھ وسوسوں کی گرد برستی رہی مگر
دل ایسا آئنہ تھا کہ میلا نہیں ہوا

گزرے دنوں کا روپ تھی اس رُت کی دھوپ بھی
اب کے برس بھی غم کا مداوا نہیں ہوا

پتھر تھے ہم سو دولتِ احساس مل گئی
لٹ کر بھی کارِ دل میں خسارا نہیں ہوا

سمجھو نہ تم کہ عزتِ رسوائی مل گئی
اس شہر میں تو عشق بھی رسوا نہیں ہوا

لوگوں پہ کُھل چکے ہیں مداری کے گُر نجیبؔ
سو کوئی بھی اسیرِ تماشا نہیں ہوا

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

یہ بچے کتنے پیارے لگ رہے ہیں
مرے ماں باپ مجھ میں آ بسے ہیں

ہزاروں بت ہیں خلوت گاہِ دل میں
لبوں پر اک خدا کے تذکرے ہیں

نہیں وجہِ الم شب کی طوالت
چراغوں کو ہواؤں سے گِلے ہیں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

مرے سادہ سخن کے تیوروں سے
ترے ماتھے پہ کیا کیا بَل پڑے ہیں

ترے مہجُور کل تک انجمن تھے
تجھے پا کر اکیلے ہو گئے ہیں

تری یادوں کے آوارہ سفینے
مرے دل کے کنارے چل رہے ہیں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

اے ہجر زوال چاہتے ہیں
اک رات وصال چاہتے ہیں

کچھ دکھ ، کچھ درد ، کچھ محبت
اسبابِ کمال چاہتے ہیں

کب تک آنکھیں تہی رہیں گی
کچھ رنگِ ملال چاہتے ہیں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

گھر گھر پہچان ہو ہماری
تجھ سے خدوخال چاہتے ہیں

اے تابِ سوال ہم تو ، دل کیا
جاں تک پامال چاہتے ہیں

اک موجۂ بادِ نو بہاری
خوشبو کی مثال چاہتے ہیں

ہر گام نجیب ساتھ رہنا
کیوں ہم سے نڈھال چاہتے ہیں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

بدلا عدو تو یار بھی اپنا بدل گیا
کس سے کہیں کہ شہر میں کیا کیا بدل گیا

پہلی سی بات کارِ سخن میں نہیں رہی
کچھ ہم بدل گئے کہ زمانہ بدل گیا

صبحِ وصال تھی کہ وہ شامِ فراق تھی
اک شب میں آفتاب کا چہرہ بدل گیا

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

ہر روز دیکھتا تھا جو رستہ، وہ شخص بھی
اک روز ہم کو دیکھ کے رستہ بدل گیا

سوچا اُسے تو خواب حقیقت لگے ہمیں
دیکھا اُسے تو نیند کا نقشہ بدل گیا

دستِ طمع دراز رہا عمر بھر نجیبؔ
پُورا ہوا سوال تو کاسہ بدل گیا

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

رات بھر جل کے چراغوں نے سحر تو کر دی
جل بجھے ہم بھی مگر عمر بسر تو کر دی

داستانیں تو ہواؤں میں سفر کرتی ہیں
ہم نے اک رو میں بیاں وجہِ سفر تو کر دی

تنِ بے جاں کو نہ چھیڑا یہ کرم کیا کم ہے
ہم کو پہچانتے تھے گھر میں خبر تو کر دی

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

دم بس اتنا ہے کہ اب در سے لگے بیٹھے ہیں
ترک ہم نے روشِ دیدۂ تر تو کر دی

منہ نظر آتا ہے دیواروں میں اب یاروں کا
روکشِ آئنہ دیوارِ ہنر تو کر دی

ہاتھ دروازے کی درزوں پہ دھرے بیٹھے ہیں
ہم نے تن پوشیٔ عریانیٔ دَر تو کر دی

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

نذر خالد احمد

پتھرائے ہوئے لوگ کناروں پہ کھڑے ہیں
کس گھاٹ اترنے کو یہ مٹی کے گھڑے ہیں

اک عمر سے دیکھا نہیں سورج کا نکلنا
اک عمر سے ہم نیند کے غاروں میں پڑے ہیں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

رنگوں کی ردا شانۂ گُل سے نہ ڈھلک جائے
آنچل ابھی کرنوں کے درختوں میں اڑے ہیں

خوابوں کی حرارت سے بڑھی گرمئ بازار
آنکھوں میں نگینوں کی جگہ اشک جڑے ہیں

سر پاؤں پہ رکھ کر بھی کہاں بات بنے گی
کچھ پیچ ہیں پگڑی میں ، وہی پیش پڑے ہیں

کچھ تیغ بہ کف شہر میں اترے تو خطر کیا
کچھ لوگ تو مرنے کو بھی تیار کھڑے ہیں

وا ماندۂ غم کس سے کہیں غم کی حکایت
گاؤں میں ہیں چوپال نہ شہروں میں تھڑے ہیں

یوسف ہوں ، بھلا کیسے انہیں گھر سے نکالوں
ٹوٹے ہوئے بازو ہیں ، گلے آن پڑے ہیں

شاید کہ نجیب اس کا گزرنا ہو ادھر سے
سج دھج کے پرے باندھ کے چھتنار کھڑے ہیں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

تو مجھ سے الگ ہے نہ میں دنیا سے جدا ہوں
سر دے کے ترا دستِ حنا مانگ رہا ہوں

اک جست میں طے ہوتی ہے صدیوں کی مسافت
تجھ سے تو میں اک لمحے کی دوری پہ کھڑا ہوں

اے موجِ رواں تھم کہ تری تیز روی سے
دریا کے کناروں کی طرح کٹنے لگا ہوں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

حرزِ جسد و جاں ہیں ترے ہجر کے بادل
سورج ہوں ، تہہِ سایۂ دیوار پڑا ہوں

تھامے ہوئے ہاتھوں میں ترے عکسِ رواں کو
پانی کی طرح میں ترے رستے میں کھڑا ہوں

اے وجہِ طرب ! عرصہ مزدوریٔ غم میں
تو یاد ہی کب تھا کہ تجھے بھول گیا ہوں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

زمیں کا خوف نہ کچھ آسماں کا ڈر مجھ کو
کہیں بکھیر نہ دیں میرے بال و پر مجھ کو

ابھی میں اُس کے تخیّل میں رنگ آرا ہوں
بنا ہی لے گا کسی روز کوزہ گر مجھ کو

اڑان کے لئے کچھ اور بھی تو لازم ہے
لئے اڑے گی کہاں تک یہ مشتِ پر مجھ کو

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

ورق الٹتے ہی بابیل کی حکایت کا
ہر ایک سطر ملی اپنے خوں میں تر مجھ کو

وہ کب سے جلوہ نما ہے سحر کے ساحل پر
بس ایک رات کا درپیش ہے سفر مجھ کو

دیارِ عشق میں مرشد کوئی نہ دل سا ملا
اُدھر ہی جاؤں گا لے جائے گا جدھر مجھ کو

ہمیشہ رات کی ٹہنی سے صبح پھوٹتی ہے
سو میری گمرہی لائی ہے راہ پر مجھ کو

حصارِ فکر میں گرداں ہیں فرش و عرش مرے
نجیب چاک پہ رہنا ہے عمر بھر مجھ کو

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

نیم خوابیدہ سمندر موج میں آنے کو ہیں
شہر ناکردہ گناہوں کی سزا پانے کو ہیں

خواب کے عالم میں دیکھیں گے درِ ہجرت کھُلا
زرد پتے سبز کھیتوں کی طرف جانے کو ہیں

اب تو اک حرفِ تسلی بھی کتابوں میں نہیں
کن ہواؤں کے تھپیڑے شہر میں آنے کو ہیں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

پھر مری دھرتی کو میرے خون کی خواہش ہوئی
چار سُو گہرے اندھیرے ٹوٹ کر چھانے کو ہیں

کون سے منظر کی دہشت چھا گئی افلاک پر
لفظ معنی سے جدا ہوتے ہی پتھرانے کو ہیں

کس قدر حدّت بھرا ہے سرد رنگوں کا طلسم
پھول سے چہرے فضا میں آگ برسانے کو ہیں

گردنے ہر شے کی اصلیّت چھپا لی ہے نجیبؔ
آئنہ سے لوگ آئینوں سے کترانے کو ہیں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

شب بھلی تھی نہ دن بُرا تھا کوئی
جیسا جی کو ترے لگا تھا کوئی

ہر کوئی تجھ کو دیکھ لیتا تھا
دل تھا میرا کہ آئنہ تھا کوئی

اشک تھے، کرچیاں تھیں، آنکھیں تھیں
آئنے سے امنڈ پڑا تھا کوئی

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

ٹوٹ کر کس نے کس کو چاہا تھا
کس کا ملبہ اٹھا رہا تھا کوئی

لاکھ آنچل ہَوا کے ہاتھ میں تھے
سر برہنہ مگر کھڑا تھا کوئی

اپنے ہی سر میں ڈالنے کے لئے
خاک اپنی اڑا رہا تھا کوئی

اپنی مرضی سے کون قتل ہوا
اپنی مرضی سے کب جیا تھا کوئی

آخرِ کار دِن نکلنا تھا
ورقِ شب پلٹ رہا تھا کوئی

حشر برپا تھا میرے دل میں نجیبؔ
کھڑکیاں کھولنے لگا تھا کوئی

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

برگِ ماہِ سحر آثار نظر آتا ہے
ایک چہرہ پسِ اشجار نظر آتا ہے

دل تو آسان سمجھتا تھا محبت کرنا
اب مصیبت میں گرفتار نظر آتا ہے

جس کو چھو لے اُسے ہر سانس منوّر کر دے
روشنی میں ترا کردار نظر آتا ہے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

دھوپ کی لَو سے دمکتا ہے مِرا گھر کہ مجھے
ایک رخنہ سرِ دیوار نظر آتا ہے

حرفِ آخر تُو سمجھتا ہے اگر اپنا کہا
پھر تو کچھ کہنا ہی بیکار نظر آتا ہے

نفسا نفسی کا وہ عالم ہے کہ برپا اب تو
ہر طرف حشر کا بازار نظر آتا ہے

پھڑ پھڑاتا ہوں کڑی دھوپ کے پنجرے میں نجیب
سامنے سایۂ اشجار نظر آتا ہے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

عشاقِ شہر، دشت میں وحشت نہ کر سکے
کم ظرف تھے، سو تم سے محبت نہ کر سکے

اب تم سے کیا گلہ کہ عدالت نہ کر سکے
ہم بھی تو پیش کوئی شہادت نہ کر سکے

پل پل رہین سایۂ اہلِ ستم تھے ہم
لیکن ستم گروں کی اطاعت نہ کر سکے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

سچ بولنا طہارتِ لب کی دلیل ہے
ہم رُو سیاہ دن کی وکالت نہ کر سکے

اہلِ حشم کے سامنے لب گنگ رہ گئے
کچھ اہلِ غم کہ دالبِ حاجت نہ کر سکے

آتش بدست شہر کے دربان تھے مگر
اک بے چراغ گھر کی حفاظت نہ کر سکے

ہم کن حقیقتوں کے سراپا نگار تھے
ہم تو اک اعترافِ حقیقت نہ کر سکے

شکوے دھواں ہوئے لبِ سروِ چراغ کے
اہلِ ہوس بھی تم سے شکایت نہ کر سکے

دل نے ہمارے ساتھ رعایت نہ کی تو کیا
ہم بھی تو دل کے ساتھ رعایت نہ کر سکے

مسلک شناسِ گُل تھے اسیرانِ گل نجیبؔ
سو آسماں کے ہاتھ پہ بیعت نہ کر سکے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

نہ ملے تم نہ ملا نام ، چلو یونہی سہی
اپنی قسمت تھے کچھ الزام چلو یونہی سہی

ہم نہیں ہیں سببِ رونقِ محفل نہ سہی
یار ہیں نورِ درودام چلو یونہی سہی

ہم نے دیکھی پسِ پیکر کسی فرعون کی روح
ہم نے دیکھے نہیں اہرام چلو یونہی سہی

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

مرحلہ مرحلہ آفاق کشا تھی منزل
تابِ منزل نہ تھی یک گام چلو یونہی سہی

ہم ابھی زمزمۂ عشق سے مانوس نہیں
دلِ رسوا ، دلِ ناکام چلو یونہی سہی

کسی زرگر کی کٹھالی میں پگھل جائیں گے
ہم ابھی تک ہیں بہت خام چلو یونہی سہی

عمر بھر کون ادا قرضِ رفاقت کرتا
رات کی رات ہے بسرام چلو یونہی سہی

یہ لب و رخ مری رسوائی کے محتاج نہیں
آپ ہیں آئنہ اندام چلو یونہی سہی

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

پسِ حیات چلیں، جاں سے بھی گزر دیکھیں
سبھی سلوک، سبھی فن، سبھی ہنر دیکھیں

یہ ایک تیر کی کھینچی ہوئی لکیریں ہیں
پروں کو رنگ کشا آسمان پر دیکھیں

ہماری عمر انہی کشتیوں میں ڈوب چلی
چلو کہ آج سمندر کو پار کر دیکھیں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

کُھلی کتاب کے مانند کُھل رہے ہیں فلک
ورق ورق پسِ تحریرِ آبِ زر دیکھیں

ہوا کی راہ میں پتھر ہیں شیشہ و فانوس
یہی چراغ جلا کر منڈیر پر دیکھیں

سفر کی رات میسر نہ تھی یہ فرصت بھی
شکستہ ناؤ کو دیکھیں کہ ہم بھنور دیکھیں

زوال ، عشق کے آغاز کا تماشا ہے
ترا عروج نشیبوں میں بیٹھ کر دیکھیں

نہیں کہ رنج محبت کے رنگ ہوتے ہیں
نجیبؔ آنکھ بھر آئے تو آنکھ بھر دیکھیں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

خود اپنی نگاہوں میں گرا جائے نہ مجھ سے
دیوار سے لگ کر بھی جیا جائے نہ مجھ سے

پڑ جائے نہ میری گرہِ فکر زباں میں
کہنا جو میں چاہوں وہ کہا جائے نہ مجھ سے

حد کوئی مقرر تو کر اے کارِ فریبی
ہر روز نیا جھوٹ گھڑا جائے نہ مجھ سے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

کانٹا سا یہ تلوے میں ترازو ہُوا کیسا
ہموار زمیں پر بھی چلا جائے نہ مجھ سے

میں اپنی بلندی سے نشیبوں میں ملوں گا
دریا ہوں ترائی پہ رکا جائے نہ مجھ سے

اک رَو مری ساتھی ہے تو اک رَو مری دشمن
دریائے ہنر پار کیا جائے نہ مجھ سے

ہر موڑ رہِ عشق کا اندھا نظر آیا
اے تیزیٔ رفتار مڑا جائے نہ مجھ سے

جز کارِ محبت مجھے کچھ راس نہ آیا
دنیا کے جھمیلوں میں پڑا جائے نہ مجھ سے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

دیکھا اُسے دمِ سحر، نیند نہ آئی رات بھر
ہم نے خطوط و خال کی بزم سجائی رات بھر

شب کے سفیر کے لئے، ماہِ منیر کے لئے
تختِ فلک پہ مسندِ نجم بچھائی رات بھر

چار طرف امنڈ پڑیں، ہجر بھری سیاہیاں
یاد کی ایک شمع سی دل میں جلائی رات بھر

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

چھڑتے ہی داستانِ دل دونوں کی نیند اڑ گئی
تم نے سُنی نہ صبح تک، ہم نے سنائی رات بھر

صیدِ انا کی سوچ تھی، بات نہ تھی قرار کی
ہم نے اگر فرار کی راہ نہ پائی رات بھر

ڈھلتے ہی دن اتر گئے قلزمِ خواب میں نجیبؔ
صورتِ خواب تک مگر ہاتھ نہ آئی رات بھر

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

ضرورت کچھ زیادہ ہو نہ جائے
سمندر اور گہرا ہو نہ جائے

یہ دُھن، یہ موج لے ڈوبے نہ مجھ کو
بگولا غرقِ صحرا ہو نہ جائے

ہوائیں سر برہنہ پھر رہی ہیں
قبائے گُل تماشا ہو نہ جائے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

ابھی کچھ تیر ترکش میں بھی ہوں گے
پرانا زخم اچھا ہو نہ جائے

قیامت کی گھڑی ہے، آج سورج
سوا نیزے سے اونچا ہو نہ جائے

وہی امکان، جس سے ڈر رہے ہیں
وہی امکان پیدا ہو نہ جائے

جو کل ہر آن رسوا ہو رہا تھا
وہی فرد آج یکتا ہو نہ جائے

مری ہر بات سچی ہو رہی ہے
نجیب اب حشر برپا ہو نہ جائے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

میں مکمل ابھی ہوا ہی نہیں
تُو کسی موڑ پر ملا ہی نہیں

لوگ تو بات بھول جاتے ہیں
تُو مری جان چھوڑتا ہی نہیں

وسعتِ ظرفِ آئنہ کُھل جائے
کام تجھ سے ابھی پڑا ہی نہیں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

دل ترا، لب ترے، نگاہ تری
کچھ مری دسترس میں تھا ہی نہیں

میں کسی کام کا نہیں شاید
کوئی مجھ کو پکارتا ہی نہیں

مجھ کو ٹھہرا نہ موردِ الزام
میری مرضی سے کچھ ہُوا ہی نہیں

ثبت ہیں دستخط ترے بھی نجیب
فیصلہ یہ فقط مرا ہی نہیں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

ہنر رسیدہ خمارِ ہنر میں رہتے ہیں
ہوا کے ساتھ بیاباں سفر میں رہتے ہیں

ہوائے نم ، ہوسِ نام ، حرصِ رنگِ نمود
اڑان بن کے پرندوں کے پر میں رہتے ہیں

دلوں کی بات لبوں پر دہک اٹھی تو کُھلا
کہ بے شمار الاؤ شرر میں رہتے ہیں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

نہ کھینچ پائے ہم آنگن میں رنجشوں کی لکیر
ہمیں خبر تھی کہ جھگڑے بھی گھر میں رہتے ہیں

وہ تشنہ لب سرِ میدانِ کربلا نہ رہے
نہ جانے اب وہ جری کس نگر میں رہتے ہیں

محبتوں پہ تو بنیاد ہے زمانوں کی
یہی ستون کھڑے ہر کھنڈر میں رہتے ہیں

وہ ہنستے ہنستے کہیں ہم پہ رو نہ دیں کہ نجیبؔ
حروفِ غم بھی خوشی کی خبر میں رہتے ہیں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

غبارِ ماہ ترا ہمرکاب دیکھا ہے
کسے بتائیں کہ ہم نے یہ خواب دیکھا ہے

وہ چاند تھا کہ پسِ آب عکس تھا تیرا
سرِ فلک بھی تجھے زیرِ آب دیکھا ہے

ہر ایک آنکھ دریچے میں در لگی دیکھی
تری گلی میں یہ کیا انقلاب دیکھا ہے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

ترا چراغِ سخن ، لَو لہو میں دینے لگا
یہ کس کے ساتھ تجھے ہم خطاب دیکھا ہے

وہ ایک اشکِ تپاں تھا کہ حرزِ جاں نہ ہُوا
سراب سا پسِ دیوارِ آب دیکھا ہے

لبِ چراغ پہ سادہ سخن کی جھلمل تھی
ہوا کو ہوتے ہوئے لاجواب دیکھا ہے

جہاں نورد ہو ، کچھ تو کہو ، کہیں تم نے
نجیب سا کوئی خانہ خراب دیکھا ہے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

بزم آرا تھی دھنک صبح کی تنویر کے ساتھ
درد اک رہ گیا دل میں تری تصویر کے ساتھ

یہ شبِ عمر جو اک خوابِ رواں میں گزری
کاش ہم کرتے بسر خواب کی تعبیر کے ساتھ

ہم کہ مسمار بھی ہو کر کہاں مسمار ہوئے
آج بھی زندہ ہیں اک خواہشِ تعمیر کے ساتھ

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

اور کچھ شغل اسیروں کو میسر نہ ہوا
کھیلتے رہتے ہیں ہم حلقۂ زنجیر کے ساتھ

شہر کا شہر تو ہو سکتا ہے تاراج ، مگر
دل تو تسخیر نہ ہو پائیں گے شمشیر کے ساتھ

سفرِ شوق میں ہاتھوں کی لکیروں کا نجیبؔ
ایک الجھاؤ گیا زلفِ گرہ گیر کے ساتھ

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

ترا دستِ مصوّر کار آرا کیوں نہیں ہوتا
خدایا ! تیری رحمت کا اشارا کیوں نہیں ہوتا

دلِ معصوم پر یہ بھید کس دن منکشف ہوگا
کہ لٹ کر بھی محبت میں خسارا کیوں نہیں ہوتا

کہیں یہ بات ناشکری کے زمرے میں نہ آ جائے
خدا سے بھی نہیں کہتے گزارا کیوں نہیں ہوتا

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

نہ جانے کس کے ڈر سے اہلِ زر یک جان و یک دل ہیں
غریبوں کی صفوں میں بھائی چارا کیوں نہیں ہوتا؟

یہ رزمِ خیر و شر کیوں ختم ہونے میں نہیں آتی
یہ کیا الجھاؤ ہے مولا نتارا کیوں نہیں ہوتا

کنارے پر نجیب اترے تو شاید مسئلہ حل ہو
محبت کے سمندر کا کنارا کیوں نہیں ہوتا

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

وہیں جلتا ہوا سورج بجھا ہے
جہاں پلڑا ترازو کا جھکا ہے

ہنر پرواز کا بھولے ہوئے ہیں
قفس کا در تو مدّت سے کھلا ہے

پلک پر نیند کیا اب خاک اترے
اک اندیشہ لہو میں جاگتا ہے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

کنارِ نہر پانی پر ابھی تک
وہی قدغن ، وہی پہرہ لگا ہے

بگولے لوٹ کر آنے لگے ہیں
سرِ صحرا قیامت کی ہوا ہے

ہر اک لو کو بجھا ڈالا ہوا نے
فقط اک خواب آنکھوں میں بچا ہے

میں اپنے راستوں پر چل رہا ہوں
وہ اپنے راستے پر چل رہا ہے

کہانی کب ، یہ امرِ واقعہ ہے
نجیب اک شخص بھوکا مر گیا ہے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

ابھی مٹی کا رنگ اترا نہیں ہے
لباسِ آگہی میلا نہیں ہے

ازل سے ایک چکر میں ہے انساں
ابھی تک چاک سے اترا نہیں ہے

ابھی تو دانت گاڑے ہیں بدن میں
ابھی رخ سانپ نے پھیرا نہیں ہے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

یہ سورج کی قلمرو ہے ، یہاں پر
درختوں کے لئے رقبہ نہیں ہے

سبھی اپنی ہوا میں اڑ رہے ہیں
کوئی اس خاک پر چلتا نہیں ہے

نجیب آفاقِ جاں پر غم کا سورج
نکل آئے تو پھر ڈھلتا نہیں ہے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

ترا رنگِ بصیرت ہو بہو مجھ سا نکل آیا
تجھے میں کیا سمجھتا مگر تو کیا نکل آیا

ذرا سا کام پڑتے ہی مزاج اک خاک زادے کا
قد و قامت میں گردوں سے بھی کچھ اونچا نکل آیا

زرِ خوشبو کھنکتا رہ گیا دستِ گل تر میں
دلِ سادہ خریدارِ دلِ سادہ نکل آیا

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

عجب اک معجزہ اس دور میں دیکھا کہ پہلو سے
یدِ بیضا نکلنا تھا ، مگر کاسہ نکل آیا

کہانی جب بھی دہرائی ، پسِ ہر آبلہ پائی
وہی محمل ، وہی مجنوں ، وہی صحرا نکل آیا

نجیبؔ اک وہم تھا ، دو چار دن کا ساتھ ہے لیکن
ترے غم سے تو ساری عمر کا رشتہ نکل آیا

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

نظمیں

www.caarwan.com

Scanned by CamScanner

www.caarwan.com

Scanned by CamScanner

جاناں

سبھی رستے دکھوں کی دُھند میں لپٹے ہوئے ہیں
کس طرف نکلیں؟
کوئی سورج نکلتا ہے نہ پلکوں پر کوئی آنسو ٹھہرتا ہے
قدم گیلی زمیں پر دور تک چلنے نہیں دیتے
ہواؤں میں نمی بڑھ جائے تو اہلِ سفر کو سانس لینے میں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

بہت تکلیف ہوتی ہے

پہاڑوں کے بھنور میں برف گردش کر رہی ہے
دھوپ کا خنجر نیامِ ابر سے باہر نہیں نکلا
قدم چلتی زمیں پر ٹک نہیں پاتے
تری آنکھوں کے انجم، ادھ کھلے ہونٹوں کی خوشبو، ان کہی باتوں
کی نیلی روشنی درکار ہے جاناں!

فضا پر حکمراں، دن رات جیسا ہے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

دلِ سادہ

دلِ سادہ!
کبھی سوچا ہے تیرے لفظ کیونکر زہر ہوتے ہیں؟
نکیلی سوچ کے حامل کٹیلے حرف کیوں تلوار جیسی کاٹ رکھتے ہیں؟

دلِ سادہ! تجھے معلوم ہے؟
تو نے کبھی سوچا؟

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

ملاوٹ سے تہی سونا کبھی زیور نہیں بنتا

دلِ سادہ!

ابھی شاید ترا بچپن نہیں گزرا

ابھی تجھ پر جوانی کا رسیلا دن نہیں اترا

دلِ سادہ!

ذرا سا کھوٹ شامل ہو تو سونا نت نئے گہنوں میں ڈھلتا ہے

ابھی تو مصلحت کے فائدوں سے نابلد ہے

جھوٹ سے باتیں بدل جاتی ہیں شعروں میں

کہ جیسے کھوٹ سے کندن بدل جاتا ہے گہنوں میں

سرِ بازار گہنوں کی خریداری کا چرچا ہے

دُوکانیں گاہکوں کا ساتھ دیتی ہیں

www.caarwan.com

Scanned by CamScanner

یہ کیسے برگزیدہ لوگ ہیں

ہوا مزدوریوں کی کھوج میں دَر دَر بھٹکتی ہے

مری دنیا ملازم پیشہ دنیا ہے
سبھی افراد آدھے پیٹ پتھر باندھ کر گھر سے نکلتے ہیں
ملازم پیشہ دنیا میں فقیروں کے لئے کچھ بھی نہیں ہوتا
کسی گھر میں، کسی دل میں جگہ کے نام پر دُکھ تک نہیں ہوتے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

ضرورت گیلی لکڑی کی طرح دل میں سلگتی ہے
بغل سے ہاتھ کاسے کی طرح باہر نکلتے ہیں

گداگر، خانقاہیں، لا الٰہ کا ورد، لرزیدہ الاؤ
خواہشوں کی راکھ باتوں میں
یہ کیسے برگزیدہ لوگ ہیں
دنیا میں پورے دس گنا، ستّر گنا روزِ قیامت اجر کا وعدہ
یہاں پر آدمی کو حق نہیں خیرات ملتی ہے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

یہاں سکّے نہیں چلتے

اب اس بازار میں جھلمل سخن کے چاند سے سکّے نہیں چلتے
دکانیں زرد خوشبو سے بھری ہیں
آبرومندی تماشا ہے
اب ان ہاتھوں کا سونا اور ان آنکھوں کے موتی ریت ہیں
اور ان آنکھوں کی سُونی ریت پر دیوار کی بنیاد رکھنا

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

اس تماشا گاہ میں اپنا تماشا آپ بننا ہے
مداری رسیوں پر چل رہے ہیں
رات کی بارش، گئے موسم کے زینے سے اتر کر
اَن گنت کچے مکانوں کی چھتوں تک آن پہنچی ہے
اندھیروں کی گرہ میں خواب کی تتلی بندھی ہے
اس زمیں پر پاؤں دھرتے ہی مداری خواب کی تتلی کے
رنگوں کی دھنک آنکھوں میں بھر دیں گے
''سنو! لوگو! تمہاری زندگی محرومیوں سے پاک گزرے گی
خدا کے بعد اب مجھ کو تمہارے پیٹ کی خاطر کھجوروں اور
خالص شہد کے چھتے لگانا ہیں
تمہارے گھر ہرے میدان میں تعمیر کرنا ہیں''
مداری مر گیا ہے
سارے ہونٹوں پر کھجوروں اور خالص شہد جیسے ذائقے ہیں
ریتلے میدان اب گھر ہیں
طلسماتی صدا کے سحر سے خلقِ خدا اب تک نہیں نکلی
اب اس بازار میں جھلمل سخن کے چاند سے سکّے نہیں چلتے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

محفوظ رستوں کا خوف

مجھے محفوظ رستوں سے ہمیشہ خوف آتا ہے
اگر کوئی تمہیں تم سے زیادہ پیار کرتا ہو
تو اُس دل کی ہتھیلی پر کھینچی قوسِ تمنا دھیان میں رکھنا
کہ اے جاناں! خطِ عکسِ جمالِ آرزو بھی آئنے کی قید سے باہر نہیں ہوتا

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

سرِ قرطاس لفظوں کے الاؤ مت جلاؤ
زندگی تاریخ کا پہلا ورق پڑھنے کو اٹھی ہے
اگر لٹنے کا اندیشہ کفِ دل میں دھڑکتا ہو
کسی کی کھوج کا شعلہ درونِ جاں بھڑکتا ہو
تو اہلِ غم بہت محتاط قدموں سے سفر آغاز کرتے ہیں
ہوا کا ہاتھ دشمن کے لئے تلوار بنتے ہی
حفاظت کا منقش شامیانہ سر پہ تنتے ہی
سفیرِ غم متاعِ ذات کی پروا بھی کرنا چھوڑ دیتے ہیں
زیادہ دن نہیں گزرے
شبِ غفلت نے پہرے دار کو موقع فراہم کر دیا تھا
بلندی پر قدم دھرنے کی خواہش
ان گنت مٹی کے ذرے کھائیوں میں پھینک دیتی ہے
سو اہلِ غم اطاعت کی زمیں پر سر جھکائے چل رہے ہیں
زیرِ لب نادیدہ لفظوں کے الاؤ جل رہے ہیں
مجھے محفوظ رستوں سے ہمیشہ خوف آتا ہے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

مسافت

روح تک گنگ تھا ، کیا خلقِ خدا سے کہتا
یہ مرا غم تھا ، مرا دکھ تھا ، مری الجھن تھی
کس طرح بات چراغوں کی ہَوا سے کہتا

ورقِ عشق پہ آراستہ عنواں تُو ہے
چشمِ نم میں ترے چہرے کی دھنک کیوں نہ کھلے
قہقہہ زن پسِ آئینۂ گریاں تُو ہے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

بندِ پیراہنِ غم دوز میں گرہیں بھی نہیں
ٹوٹ جائے نہ مرا ناخنِ تدبیر کہیں
غم کے سینے پہ تری یاد کی زرہیں بھی نہیں

اب کہاں زُلف کھلے اور کہاں رات ڈھلے
جانے کس موڑ پہ یادوں کے الاؤ دہکیں
کن فصیلوں کے گھنے سائے ترا ذکر چلے

بات جھونکوں کی پسِ شاخِ شجر جاری ہے
دن کی دیوار کے اُس پار شب آراؤں کا
وسعتِ غم میں تمنا کا سفر جاری ہے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

رقاصہ

تری پازیب کن کرلاہٹوں کی نقش گر ہے
سرِ فرشِ ادا رقصِ ہنر ہے
تماشائی، ترے فن کے پجاری
ترے فن پر نگہ رکھتے ہیں لیکن
وہ تیرے گنگ تن سے پھوٹتی کرنوں کا ان دیکھا تماشا چاہتے ہیں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

وہ صبحِ فن نہیں، تیرے بدن کی دھوپ کو مٹھی میں بھرتے ہیں

تماشائی، ترے بے کل تمنائی
خبر رکھتے ہیں، شائد جانتے ہیں
تری ترغیب پرور جگمگاتی آنکھ میں
جھلمل نہیں، زر کی طلب ہے
تمنائیں دلوں میں پھل رہی ہیں
کھڑی فصلوں کے سودے ہو رہے ہیں
کھنکتے قہقہوں میں وحشتیں ہیں
لہو میں وحشتوں کے غول تجھ پر بھونکتے ہیں

ضرورت ہم سخن ہے
سپر انداز بستر میں بدن ہے
سخن گستر، شکن اندر شکن ہے
یہ کس دریا کا پانی
کئی آنکھوں میں آنسو ہو رہا ہے
کنارے کٹ رہے ہیں
کئی خوابوں سی گلیاں آبدیدہ ہو رہی ہیں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

تری پازیب کن کرلاہٹوں کی نقش گر ہے
زمیں گل رنگ ہوتی جارہی ہے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

مرے ساغر و صراحی مے ناب تک نہ آئے
تُو جدا ہوا تو مجھ کو ترے خواب تک نہ آئے

سرِ ریگزارِ ہجراں، ترے تشنگاں کو اے جاں
نمِ وصل کیا بہم ہوں کہ سراب تک نہ آئے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

کھلونے ٹوٹ جاتے ہیں

وہ عورت تھی
مگر خود کو ابھی لڑکی سمجھتی تھی
وہ اک ماں تھی
مگر بیٹی کے مٹی کے کھلونوں سے بہلنے کی تمنا میں
وہ خود بھی اک کھلونا بن چکی تھی

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

بھول بیٹھی تھی کھلونے صرف بچوں کی رفاقت میں ہمکتے
ہیں، چہکتے ہیں
کھلونے کھردرے ہاتھوں میں جا کر ٹوٹ جاتے ہیں
اُسے اے کاش کوئی یہ بتا دیتا!

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

یہ کیسی مفلسی ہے

نگارِ جاں! یہ دل کنگال کیونکر ہو گئے ہیں؟
جنوں کا قافلہ چلنے سے پہلے
شب گزیدوں نے ظروفِ آرزو
صادق لبوں کی روشنی سے بھر لئے تھے
سرِ صحرائے ظلمت

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

حُسن کی اجلی مہک نورِ چراغِ رہ گزر تھی
تہی تعبیر رستوں میں بچھی آنکھوں کے ڈوروں میں
تری فرقت کے آنسو جل رہے تھے
پڑاؤ پر کہانی کا الاؤ راکھ ہوتا جا رہا تھا
مری چھاگل کا پانی ہمرہوں کی پیاس ٹھہرا
نگارِ جاں! ترے حُسنِ سخا کی یاد کے لمحے
ترے حُسنِ مروت کے تقاضے
ترے اغماض کے صدقات ٹھہرے
نگارِ جاں! تری باتوں کے سونے کی چمک بھی
زکاتِ حسن ٹھہری
نگارِ جاں! سخی ہونٹوں سے مس ہو کر
ترے گمنام بھی خوش نام ٹھہرے
یہ خوش نامی ترا حُسنِ سخن تھی
زکاتِ نطق ٹھہری
سو، اے جانِ سخن! اے شہر یارِ شہر یاراں!
مرے کاسے میں اب کچھ بھی نہیں ہے
یہ دل کنگال ہو کر رہ گئے ہیں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

فیصلہ لکھتے تو کیا؟

کتابِ عمر کا پہلا ورق دل کی عدالت میں شہادت کے لئے
لایا گیا ہے، لفظ میلے ہو چکے ہیں اور کاغذ کی سفیدی کو گزشتہ
موسموں کی گرد نے پیلے پروں میں
ڈھانپ رکھا ہے
وکیلوں کی جرح تکمیل کو پہنچی

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

شواہد مجھ کو مجرم کہہ رہے ہیں، فیصلہ لکھتے تو کیا؟ منصف کی
آنکھیں آبدیدہ ہیں
مگر منصف گواہوں کے بیانات اور شواہد سامنے رکھ کر
نتیجے اخذ کرتے ہیں
یہ سچ کی کھوج میں گھر سے قدم باہر نہیں رکھتے
زمیں کی مثل اپنے دائروں میں گھومتے ہیں اور سمجھتے ہیں
کٹہرے سے سلاخوں تک جو رستہ ہے وہی سچ ہے

کتابِ عمر کا پہلا ورق تو میں سرِ بابِ عدالت چھوڑ آیا ہوں
مگر یہ آخری قرطاس بھی پہلے ورق کا عکس ہے، یہ عکس
''داغوں سے رقم کردہ ورق'' تجھ کو فقط تجھ کو دکھانا ہیں
مری آنکھوں کی چھاگل میں کچھ آنسو بچ رہے ہیں اور یہ آنسو
ترے شانے پہ سر رکھ کر بہانا ہیں
مگر یہ التجا ہے، فیصلے کا آخری فقرہ رقم ہونے سے
کچھ پہلے..... چلی آنا
کہ لمحے اب مرے ہاتھوں سے نکلے جا رہے ہیں!

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

رُوداد

اب کہاں میسّر ہیں حسن سے ملاقاتیں
ماہتاب سی صُبحیں ، آفتاب سی راتیں

ہم نے تجھ کو دیکھا تھا نیند کے جزیروں میں
عمر بھر مگر ڈھونڈا ہاتھ کی لکیروں میں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

میرے ہاتھ سے میرے خواب چھوٹ جاتے تھے
گر کے عرشِ مژگاں سے ٹوٹ پھوٹ جاتے تھے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

یہ دن سورج کے ساتھی ہیں

ہوا کب قید ہوتی ہے
کفِ گُل میں ہوا کب قید ہوتی ہے
سرِ اوراقِ گُل احکام کندہ ہیں
تہِ محضر امٹ خوشبو کی مہریں ہیں
مگر احکام کی تعمیل مشکل ہے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

کہ یہ احکام اک دن کی عدالت سے نکلتے ہیں
یہ دن سورج کے ساتھی ہیں
یہ اک دن بھی، ہر اک دن کی طرح سورج کا ساتھی ہے
کہ برفیلی ہوا سورج ڈھلے اپنا سفر آغاز کرتی ہے
ہوا کب قید ہوتی ہے!

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

یہ برچھی دھڑکنوں کی منتظر ہے

زباں سے حرف نکلا!
مرے دل نے گواہی دی کہ یہ حرفِ جلی ہے
کتابوں میں رقم ہے
زباں سے حرف نکلے اور دل اُس کی گواہی دے کہ یہ سچ ہے تو
اس سچ کی حفاظت کے لئے جاں سے گزرنا زندگی ہے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

یہ کیسی زندگی ہے؟
زمیں خالی ہے لیکن گورکن کا رزق بڑھتا جا رہا ہے
ابھی نوحہ گری کا سرد لمحہ
زمینِ کربلا کی خاکِ حیراں سے اُگے گا
ابھی تلوار ڈھالی جا رہی ہے
ابھی وہ دھڑکنیں ان برچھیوں کی منتظر ہیں
مری پلکوں پہ تاروں کی دھنک بکھری ہوئی ہے
تری فرقت کے سورج سطر میں ڈھلنے لگے ہیں
تری آواز کا مہتاب، تیری یاد کا تارا
نئی سرگوشیاں کرنے لگا ہے
زباں سے حرف نکلے اور دل اس کی گواہی دے کہ یہ سچ ہے تو
اس سچ کی حفاظت کے لئے جاں سے گزرنا زندگی ہے
مجھے جاں سے گزرنے کا سلیقہ آ گیا ہے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

کھلاڑی ہو تو کھیلو

ابھی شطرنج کھیلی جا رہی ہے
ابھی پیدل بڑھائے جا رہے ہیں
ابھی گھوڑے چلیں گے
یہ گھوڑے ڈھائی گھر کے بعد کیونکر فیل کا پیچھا کریں گے
یہ دل زنجیر سے قیدی نہ ہونگے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

سرِ دربارِ دل اک بادشہ کے سامنے اک بادشہ ہے
گوش برآواز درباری کھڑے ہیں
''کہو، خود ہی کہو، تم کس سزا کے مستحق ہو؟
تمہارے ساتھ، اے مفتوح! کیا ہو؟
زمیں سے آسماں تک
سکندر اور پورس کی کہانی گونجتی ہے
اگر تم بھول بیٹھے ہو تو ہم دوہرائے دیتے ہیں
نہیں اے جانِ جاں! ہم بادشہ ہیں
ہمیں تاریخ کے اوراق کی سطریں زبانی یاد ہیں جاناں!
کہ ہم تاریخ گر ہیں
ابھی تم مات کے گھر میں کھڑے ہو
کسی دن ہم کوئی اچھی سی ساعت دیکھ کر
شہ مات کہہ دیں گے، کوئی بچنے کی صورت ہو
تو اے جاں! بچ نکلنا
نہ بچ پائے تو مُہرے دیکھ کر دل ہار جانا''
کھلاڑی ہو تو کھیلو
بساطِ عجز کے مہرو! دعا کا ڈھنگ سیکھو
بلا کے شاطروں میں گھر گئے ہو

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

ابھی سے ڈر کے اٹھ جانا کسے اچھا لگے گا
زمانہ کیا کہے گا!
یہ دنیا ابرہہ کی لشکری ہے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

کیا اتریں پرندے کہ شجر کوئی نہیں ہے
رہنے کیلئے شہر میں گھر کوئی نہیں ہے

ہم لوگ تو اک موج کی جھلمل میں رواں ہیں
منزل کیلئے محوِ سفر کوئی نہیں ہے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

عِلم کے موتی

کاغذ اور قلم کا رشتہ تختۂ گُل پر کس خوشبو میں درج ہُوا
لوحِ ہَوا پر نقش ہُوا ایک اور مہکتا نام
علم کی چاندی، حِلم کا سونا پل پل جمع کیا
اپنی بساط سے بڑھ کر خرچ کیا
پہلا دن ہے، پہلا اور رو پہلا دن

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

خواب نما، تعبیر بھرا، جگمگ جگمگ اور جھلمل دن
مکتب کے پہلے زینے پر پہلا پاؤں پڑا
عِلم کو دولت جاننے والے باپ کے بیٹے کا
تازہ تازہ ہاتھوں میں تھا کتنے پرانے جگمگ جگمگ،
جھلمل جھلمل خوابوں کا بستہ
کاغذ اور قلم کا رشتہ تختۂ گُل پر پھر خوشبو میں درج ہُوا
لوحِ ہَوا پر نقش ہُوا اک اور مہکتا نام
چھٹی کی گھنٹی بجنے پر شور اُٹھا
میرا بیٹا چاند ستاروں کے اس بھاگتے جھُرمٹ سے نکلا
اور میری ٹانگوں سے آلپٹا
اُس کی آنکھوں میں آنسو تھے
اک ہچکی میں کچھ الفاظ بندھے تھے مجھ کو دیکھ کے فرش
پہ آن رہے
''ابو! سر نے مجھ سے پوچھا تھا
کیا تیرے ابّو تاجر ہیں؟''
اور جب میں نے بتایا، وہ تو شاعر ہیں
تو سارے بچے قہقہہ مار کے ہنسنے لگے
اور سر بولے!

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

''مرغا بن جاؤ!
علم غریبوں کی دولت ہے
اور غریبوں کو یہ موتی
مرغا بن کر چگنا پڑتے ہیں''

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

خوابوں کی وحشی شہزادی شیش محل میں آئی
صحرا صحرا پھرنے والی شہرِ غزل میں آئی

ایک خیال کو ہر شاعر نے کیا کیا روپ دیئے
ایک کرن سو رنگ بدل کر ہر بادل میں آئی

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

میں کس صحرا میں رہتا ہوں

سفیرِ ابر صحرا میں نمو کے سبز جھونکے ساتھ لائے ہیں
نشستِ خاص پر جلوہ فگن پانی کی چھاگل سے شرائط قطرہ قطرہ ایک
کاغذ پر ٹپکتی ہیں

رعونت کا سیہ چابک ہوا کے ہاتھ میں لہرا رہا ہے اور بگولے چپ
کھڑے ہیں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

دستخط کرنے کی مجبوری نے ہونٹوں کو مقفل کر دیا ہے

ہاتھ کاٹے جا چکے ہیں

عہد ناموں میں معیّن راستوں پر رہروں کو سست قدموں سے سفر

آغاز کرنا ہے

پہاڑوں پر پگھلتی برف، دریا کا ترنم

لہلہاتی لڑکیوں نے ریت پر بکھرے ہوئے موتی چنے ہیں

سیپیاں خالی پڑی ہیں، آرزو کی ڈور میں مالا پروئی

دن ڈھلے ہر آنکھ روئی، جانے والے لوٹ کر آئے نہیں ہیں

لہلہاتی لڑکیوں کے ادھ کھلے کچے بدن

قوس وقزح سے پیرہن اک بادِ صبحِ درد کی ضربِ خفی سے

شاخ سے گرتے ہوئے پتوں کی صورت

اس زمیں کا رزق ہوتے جا رہے ہیں

اس ہوا کی ٹھوکروں میں زرد پتوں کا تشخص کیسے ممکن ہے؟

کہو اس اجتماعی قبر پر پھولوں کی چادر کون ڈالے گا!

یہ کس کا قرض کس کی جان کو مقتل میں لایا تھا!

کہ مَیں وہ کم نظر ہوں جس پہ حرفِ غم نہیں کھلتا

یہ حرفِ غم کلیدِ فکر سے کھل بھی اگر جائے تو کیا حاصل

زباں گروی پڑی ہے اور مہاجن نے سماعت پر بھی قبضہ کر لیا ہے

www.caarwan.com Scanned by CamScanner

رہن رکھی ایک اک شے پر ابھی تک سود باقی ہے
یہ میں کس آتشیں سیال دنیا میں کھڑا ہوں اور تن میں ہڈیاں پانی کی
صورت بہہ رہی ہیں
روح میں گرداب سے پڑنے لگے ہیں
یہ زباں گروی سہی لیکن مرے منہ میں ابھی تک ہے
بزرگوں کی وراثت سے مجھے انکار کرنا ہے
وگرنہ آنے والی نسل میری ذات کا انکار کر دے گی
مگر یہ سوچنا ہے، منحرف لوگوں کی صف میں کیا کھڑا اچھا لگوں گا میں
کہ مّیت کی طرح گھر میں پڑا اچھا لگوں گا میں
میں کس صحرا میں رہتا ہوں!
میں کس صحرا کی مٹی ہوں!
میں کس صحرا کی مّیت ہوں!!

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

وہ پیڑ تھا نہ وہ پیڑوں کی چھاؤں جیسا تھا
اس اجنبی کا بدن آشناؤں جیسا تھا

ہر ایک سانس تھی برسات کی پھوار نجیب
وہ انگ انگ برستی گھٹاؤں جیسا تھا

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

یہ جو اک بات

چلو اک کام کرتے ہیں
یہ جو اک بات وجہِ تلخیِ ایام ٹھہری ہے
ذرا اس کو سمجھنے کے لئے جاناں!
سفر عہدِ گزشتہ کی طرف دو گام کرتے ہیں
چلو اک کام کرتے ہیں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

تو کچھ یوں ہے کہ جب پہلے پہل
اقرار کی خوشبو
مری سانسوں سے مس ہو کر
ترے لب کی ہتھیلی پر کھلی تھی
حیا کے سرخ ڈورے، خواب کے انجم، تری آنکھوں میں اترے تھے
کھلی مٹھی میں بہتے پانیوں کے رنگ بھرنا کس قدر آسان لگتا تھا
اب ایسا بھی نہیں، یہ دن
شراروں سے بھرا، آبِ مصفا میں گندھا یہ دن
فراموشی کی دیوارِ سزا میں چن دیا جائے
جمالِ وصل کی پہلی کرن
اور اس کرن کے ساتھ کچھ بستر کی شکنیں
مجھ سے واپس مانگنے آ تو گئی ہو
جانتی ہو
ادھ کھلی مٹھی میں بہتے پانیوں کے ساتھ کتنی ریت آئی ہے
بگولے جسم کی دیوار کو چھونے لگے ہیں
بگولے دل کے صحرا سے نکل کر روح میں بسرام کرتے ہیں
چلو اک کام کرتے ہیں
یہ جو اک بات _____ !

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

عکس معدوم ہیں

لفظ کے آئنے میں مفاہیم کے عکس معدوم ہیں
عشق میں جان دینے کی باتیں مری جاں کتابوں میں مرقوم ہیں
لوگ کہتے تو ہیں، کوئی مرتا نہیں
روشنی سے تہی، تن کا ملبہ کسی کی لحد میں اترتا نہیں
اس لئے اے نگارِ سحر

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

آخری شام رنگوں سے آراستہ آخری شام
نمکین پانی میں گھلنے نہ دے
مٹھیاں!
گٹھڑیاں!
بھاری بھرکم یہ بھیدوں بھری گٹھڑیاں، بندر ہنے دے کھلنے نہ دے
مٹھیاں کھل چکی ہیں کہ ان گٹھڑیوں کو کسی دن تو کھلنا ہی تھا
عشق میرا قبیلہ نہ تھا اس لئے
میں ازل سے ابد تک کی سچائیاں مانتا کس لئے
زندگی کا سفر کٹ رہا ہے مگر
اک برس کی تھکن
کتنی صدیوں کی شکنیں قبائے بدن میں رقم کر گئی
رقبہ جاں کی ٹھنڈی نمو کیش مٹی کو صحراؤں کی ریت سے بھر گئی

آخری گفتگو

اور وہ رنگوں سے آراستہ آخری شام کی آبجو
جس کے دونوں کنارے دکھائی نہ دیں
اک تواتر سے دن رات ارضِ سماعت میں چاروں طرف بہہ رہی ہے
اچھلتی ہوئی موج پانی میں گرتے ہوئے کہہ رہی ہے
کہو! لفظ کے آئنے میں مفاہیم کے عکس معدوم ہیں؟

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

خلش

ابر کے ٹکڑے اور کہاں تک دشت کی پیاس بجھاتے
عمریں کم پڑ جاتی ہیں پر کام نمٹ نہیں پاتے

کام زیادہ آن پڑے تھے اک بھی ہو نہیں پایا
دنیا ہی تاراج ہوئی اور تو بھی ہاتھ نہ آیا

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

کام سے ہاتھ چھڑا کر اک دن یہ دل تجھ تک لایا
بات ہوئی آغاز تو اے جاں کچھ بھی یاد نہ آیا

تجھ سے کہنا تھیں کچھ باتیں کہنا بھول گئے
اٹھ کر تیرے پہلو سے خوش رہنا بھول گئے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

قائداعظم

دل مسافر تھا صبحِ ساحل کا
ہر قدم تھا سراغ منزل کا

دن ڈھلے رات کی قلمرو میں
روشنی کا سفیر اترا تھا
ایک روشن ضمیر اترا تھا

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

پا برہنہ سفر پہ نکلا تھا
ہاتھ میں عزم کا گلاب لئے
فکر میں نورِ آفتاب لئے

دشتِ غم پار کر لیا اُس نے
ظلمتیں تھیں، چراغ ہم کو دیئے
منزلوں کے سراغ ہم کو دیئے

دل نے مانا تھا فیصلہ دل کا
دل مسافر تھا صبح ساحل کا
ہر قدم تھا سراغ منزل کا

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

احمد ندیم قاسمی کیلئے

اِک نظر تجھ کو دیکھنے کے لئے
آسماں ایڑیاں اٹھاتا ہے
تیری پرواز کون دیکھے گا

تُو ہواؤں کے پھول چُنتا ہے
ابر سے ہے مکالمہ تیرا
ہاتھ خوشبو کا تیرے ہاتھ میں ہے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

تو اندھیروں کی حکمرانی میں
نُور کی ٹکڑیاں اٹھا لایا
رات سے تیری جنگ جاری ہے

تیری للکار سے لرزتے ہیں
کج کلاہی، شکوہِ دارائی
ہر سخن ہے علم محمد ﷺ کا

دشمنِ زورِ کج کلاہی ہوں
میں تری فوج کا سپاہی ہوں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

سخن آباد سے ایک نظم

(پروین شاکر کا نوحہ)

ترا شہرِ سخن آباد ہے
الفاظ میں، اوراق میں، نظموں میں، غزلوں میں
ہمارے ذہن کے خوابیدہ خانوں میں
ہماری خاک کے فہمیدہ خانوں میں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

ہماری یاد کے آفاق پر روشن
تری سطروں کا سورج ہے
ہنر ماتھے کا جھومر ہے
سخن ہونٹوں کی لالی ہے
غزل آنکھوں کی جھلمل ہے
ترے دستِ ہنر پر فکر کی مہندی
ترے رنگِ غزل میں جذب کا سونا
تری نظموں میں خوش آہنگ رنگوں کا رواں دریا
اور ان جھلمل مناظر میں
تری سوچوں کی چوٹی پر کھڑے ہو کر
مہ و انجم سے دل کی بات کہنا کس قدر آسان لگتا ہے
تری سوچوں کی چوٹی سے
ترے جذبوں کی وادی تک
ترے لہجے کی ہریالی بچھی ہے
اور اس سبزے میں لفظوں کے پرندے
آگہی کا چوگ چُنتے ہیں
ہم ان کے گیت سنتے ہیں
ادھر شہرِ سخن کی آخری حد ہے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

اُدھر ملکِ عدم کے باب کا پہلا منارا ہے
اِدھر اک استعارا ہے
اُدھر اک استعارا ہے
ادھر شہرِ سخن کا آخری گُل ہے
اُدھر ملکِ عدم کا ''رابطہ پل'' ہے
یہ دریائے تواتر ہے، روایت کے کنارے پر سخن گُل ہے
وہ امواجِ تسلسل ہیں اور ان موجوں کے اوپر جھولتا پُل ہے
ہوا میں جھولتا پل ہے
ہوا میں جھولتے پُل پر کناروں سے بندھی رسّی
ہوا میں جھولتے پُل کی مسافت کا سہارا ہے
مسافر جھولتے پل پر بندھی رسّی پکڑ کر فن کا دریا پار کرتے ہیں
مگر اس جھولتی رسّی کے ریشے خنجروں کی کاٹ رکھتے ہیں
تری کومل ہتھیلی نے جہاں رسّی کو چھوڑا ہے
وہاں لفظوں کا توڑا ہے
کہ یہ تیری لحد کی دلدلی مٹی کا بے آباد رقبہ ہے
یہاں چاروں طرف کافور کی خوشبو کا ملبہ ہے
یہ ملبہ اڑ رہا ہے
سو، اسے خاکِ لحد میں شام سے پہلے اتر جانے کی جلدی ہے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

تجھے اے ماہ وانجم آشنا!
ہر شام کے مانند گھر جانے کی جلدی ہے
مگر گھر گھر سکوتِ مرگ کی سونی کلائی میں
تری یادوں کے گجرے ہیں، ترے نوحوں کا گہنا ہے
مگر اے ناہیتِ غم آشنا!
مسمار ہو کر بھی، ہمیں، تیرا ''سخن آباد'' رہنا ہے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

حکیم محمد سعید شہید کیلئے

انی خنجر کی ہر دل میں گڑی تھی
چمن میں لاش تتلی کی پڑی تھی

شہیدوں کے لہو پر، سر اٹھائے
وطن کی چار دیواری کھڑی تھی

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

مری خاطر ہوا کی سلطنت میں
دیئے نے جنگ ظلمت سے لڑی تھی

میں ہوں بھیگا ہوا سارے کا سارا
کہ موجِ غم مرے قد سے بڑی تھی

کھجوروں کی طرح صحرائے جاں میں
کوئی حسرت برہنہ سر کھڑی تھی

قضا تھی تاک میں اور اک سخی کو
زرِ جاں تک لٹانے کی پڑی تھی

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

لہو کی لَو

(چھ ستمبر کے حوالے سے)

ہوا معذور ہے تیرے لہو کی لَو بجھانے سے
لہو کی لَو بجھانے سے ہوا معذور ٹھہری ہے
لہو کی لَو خود اپنے نور کے بل پر دمکتی ہے
قریب المرگ شہروں اور قصبوں پر اترتے خوف کی باتیں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

تہی انگشت ہاتھوں سے سرِ قرطاس کیا لکھتے
سفیرِ کم نمو پر سرِّ رنگ و بو نہیں کھلتا
وہ کیا شب تھی؟
کہ جس کی تیرگی مہتاب و انجم سے نہ چھٹ پائی
قضا اور زندگی کے درمیاں بالشت بھر کا فاصلہ تھا
زندگی تریاق طالب تھی، طبیب عصر کی زنبیل خالی تھی
لہو کی لَو تغیّر کیش لمحوں کی خبر لائی
ستارے ٹمٹما اٹھے
دریچوں اور منڈیروں پر چراغوں کی تمازت لہلہا اٹھی
لہو کی لَو ترے گرتے بدن سے پھوٹ نکلی تھی
زمیں سے آسمانوں تک لہو کی چھوٹ نکلی تھی
لہو کی لَو ستاروں کی بھری محفل میں زندہ ہے
وہ لَو، وہ عشق کی ضو، آج بھی ہر دل میں زندہ ہے
ہوا معذور ہے تیرے لہو کی لَو بجھانے سے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

''کشمیر کے پس منظر میں''

ہَوا یہ سوچ کر شرما رہی ہے
دیئے کی لَو تو بڑھتی جا رہی ہے

فقط یہ پوچھتی ہے بنتِ حوّا
روا کیوں سر سے چُھنچی جا رہی ہے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

یہ چنگاری ہوا باہیں بکھیرے
جھلس کر مجھ کو بھی جھلسا رہی ہے

ہُوا بارِ سماعت تو تلہ پن
زبانِ طفل کاٹی جا رہی ہے

چھنا کا تو مرے اندر ہُوا تھا
تری آواز کیوں بھرّا رہی ہے

ضروری تھی مرمت گھونسلے کی
سو چڑیا ایک تنکا لا رہی ہے

اک ارفع تر عبادت ہے شہادت
سو مقتل میں اذاں دی جا رہی ہے

نجیب اہلِ وفا کی سخت جانی
ترس زورِ عدو پر کھا رہی ہے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

ملی نغمہ

کِھلی خاک پر کہکشاں اللہ اللہ
زمیں ہو گئی آسماں اللہ اللہ

مہک منزلوں کی طرف بڑھ رہی ہے
ہوا بن گئی بادباں اللہ اللہ

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

درختوں نے رنگوں کی پوشاک پہنی
گلوں سے لدیں ٹہنیاں اللہ اللہ

یہ خوشبو کے خیمے، یہ رنگیں طنابیں
یہ کہسار، یہ وادیاں اللہ اللہ

وطن کی یہ مٹی ہے آنکھوں کا کاجل
یہ حُسنِ رخِ دلبراں اللہ اللہ

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

آسرا

کم نہیں دل میں ترا غم تو زیادہ بھی نہیں
نور کی بوند سے تاروں کے سبُو خالی ہیں
لوٹ جانے کا مگر کوئی ارادہ بھی نہیں

شب کی دہلیز پہ رکھا ہے اسیروں نے قدم
رہروِ غم کے لئے زادِ سفر ٹھہرے تھے
کاسۂ جاں میں کھنکتے ہوئے دینارِ الم

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

کم نہیں دل میں ترا غم تو زیادہ بھی نہیں
اک ستارہ سرِ آفاقِ مژہ روشن ہے
اسی جھلمل سے نکلتی ہے گزرگاہِ یقیں

اس گزرگاہ پہ یاروں کا لہو بکھرا ہے
اس گزرگاہ سے پھر اہلِ علَم گزریں گے
خاک پر چار طرف نُورِ نمو بکھرا ہے

آبِ سادہ میں کوئی رنگ ملا تو لیتے
زینۂ مہ سے نہ اترا ترا پیمانِ وصال
سَر بہ زانو بھی سَر اک بار اٹھا تو لیتے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

کہانی

سفید کالر پہ سرخ ہونٹوں کی سبز مہریں لگی ہوئی تھیں
حنائی پوریں سیاہ بالوں میں لمس بن کر سرک رہی تھیں
گلاب سانسیں نفس نفس میں بسی ہوئی تھیں
مگر وہ لوٹی تو اس کی آنکھوں میں اجنبیت کے زرد موتی
چمک رہے تھے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

خموش لہجے میں سرد شعلے دہک رہے تھے
دراز پلکوں کی وسعتوں میں گئے دنوں کی ہر ایک ساعت
بکھر چکی تھی

میں جی رہا تھا، وہ مر چکی تھی

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

دُوہری سچائی

غرض کی دھوپ اندھیروں کو تخت پر لائی
شجر کی چھال کا پانی خراج کا درہم
جسے ہوا کے سپاہی وصول کرتے ہیں

ہوس قماش تھے آدھے شکم کو رہن رکھا
نحیف نسل اٹھائے گی رنج صدیوں تک
کہ سود اصل سے بھی کچھ زیادہ ہوتا ہے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

کس پرند میں پرواز کی سکت نہ رہی
بند بھی ہے خوف کی رسی میں خواہشِ سادہ
لرزتے ہاتھ کی لاٹھی زمیں پہ ٹکتی نہیں

کسی بھی اسم سے زنجیرِ پا نہیں کُھلتی
یہ اہلِ کبر کو معلوم ہے مگر ان کے
لبوں پہ حرفِ رعونت کا ورد جاری ہے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

دیمک لکھتی ہے

دیمک نے لکڑی کے تختے چاٹ لئے ہیں
پانی شہر کی دیواروں سے پھوٹ پڑا ہے
جوگی چلّے کھینچ رہے ہیں
مور نے رقص کے پر کھو لے تھے
رنگ بھری کرنوں کے پرندے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

دل کی ٹہنی پر اترے تھے
ہم کس جھلمل پیڑ کے نیچے تجھ سے ملے تھے
صوت وصدا کے پھول چُنے تھے
خواب بُنے تھے
اپنے آپ سے واقف ہونا
ان دیکھے پاتال میں کھونا
کب ممکن تھا!
دامنِ کوہ میں دھونی رمائے جوگی چلّے کھینچ رہے تھے
خالی جھولی
سچ اک کڑوی گولی
ہونٹ کسیلے
چہرے میلے
پربت سے اٹھتے بادل کا پہلا چھینٹا
دل کی فصیل میں بننے والا پہلا پہلا دروازہ تھا
پیار کے روگی
نیلی آنکھوں والے جوگی
ہاتھوں میں کشکول اٹھائے
شہر کی جانب چل نکلے ہیں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

پیاس لگے تو پیاس بجھانے پیاسے دریا تک آتے ہیں
کذب و ریا کا پانی شہر کی دیواروں سے پھوٹ پڑا ہے
زہر پیالہ پینے والے، تیری رضا میں جینے والے
گردابوں کی نذر ہوئے ہیں
دل کے پُل پر پاؤں نہ دھرنا
دیمک نے اس پُل کے تختے چاٹ لئے ہیں

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

میں نقشِ زیست دیکھ کے حیران رہ گیا
فنکار ایک رنگ میں کیا بات کہہ گیا

تنہا تڑپ رہا تھا بھنور کی چتا پہ میں
وہ پیکرِ وفا بھی مرے ساتھ بہہ گیا

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

ہوا کا چہرہ چمک اُٹھا ہے

بجھے بجھے سے سفر دریچے ہر اک مسافر کو تک رہے ہیں
خزاں زدہ زرد زرد پتے سفر کا آغاز کر رہے ہیں
ہوا کے جھونکے سخن کی بنیاد رکھ رہے ہیں
سکوت چرخے کی کوک بن کر ہوا کی خاطر حروف کے تار کاتتا ہے
سخن محبت کی ستر پوشی سے منحرف ہے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

سخن تو مقتل میں ناچتا ہے
ہوائیں مصروفِ گفتگو ہیں
"یہ کس تذبذب کی لَو دریچوں میں رونما ہے
سخن تو آغاز ہو چکا ہے"

(2)

ہوا کے ماتھے پہ اَن گنت بل پڑے ہوئے ہیں
کہ بات چلنے سے پیشتر ہی ٹھہر گئی ہے
سو آج بطحا کا چاندؐ یثرب میں آبسا ہے
اَنا پرستی اب ایسے لشکر کی خیمہ گہ ہے
کہ جس کے بوڑھے ستم رسیدہ
کمر خمیدہ سپاہیوں میں بھی سر جُھکانے کی خُو نہیں ہے
جواب اس خود پرست لشکر کی سرکشی کا زمیں کی زنبیل میں نہیں ہے
ہجومِ گریہ میں لاکھ عیسیٰ صلیب اندر صلیب زندہ گڑے ہوئے ہیں
سرِ مدینہ بشارتوں کے صدف کا موتی بس اپنی دھج
میں چمک رہا ہے
ہوا کے جھونکے سفر سے پہلے بشارتوں کے نقیب

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

بن کر نبیؐ کے در پر کھڑے ہوئے ہیں

(3)

گلِ حنائی شجر کے ہاتھوں سے گر پڑا ہے
سو بات چلنے سے پیشتر ہی ٹھہر گئی ہے
مگر ہمارے خدا پرستوں نے خود پرستی کی خُو نہ چھوڑی
کشیدہ قامت، برہنہ تن پیشواؤں نے تار تار خیموں کے چھید دیکھے
مگر کسی نے رفو گری کا ہنر نہ سیکھا
سو آج سارے مکیں مکانوں میں در بدر ہیں
سکوت کے سیلِ سست رو کا طلسم آواز ہو گیا ہے
سخن کا آغاز ہو گیا ہے
ہوا کا چہرہ چمک اُٹھا ہے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

رات کی لو میں پھول کا نم ہے
یہ جھلکے ہیں یا شبنم ہے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

ایک خط کھینچ کر اسیر ہوئی
تُو مرے ہاتھ کی لکیر ہوئی

☆☆☆☆

سرِ نیاز وہ سودا نظر نہیں آتا
وہ جیسا پہلے تھا ویسا نظر نہیں آتا
وہ رات تھی تو بسر ہوگئی بہر صورت
اگر یہ دن ہے تو کٹتا نظر نہیں آتا

☆☆☆☆

دل تو آسان سمجھتا تھا محبت کرنا
اب مصیبت میں گرفتار نظر آتا ہے
حرفِ آخر تو سمجھتا ہے اگر اپنا کہا
پھر تو کچھ کہنا ہی بیکار نظر آتا ہے

☆☆☆☆

مرے ساغر و صحرا جی مہِ ناب تک نہ آئے
تُو جدا ہُوا تو مجھ کو ترے خواب تک نہ آئے

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner

ترا رنگِ بصیرت ہُو بہُو مُجھ سا نکل آیا
تُجھے میں کیا سمجھتا تھا مگر تُو کیا نکل آیا

عجب اِک معجزہ اس دور میں دیکھا کہ پہلو سے
یدِ بیضا نکلنا تھا مگر کاسہ نکل آیا

Title Design By: Agah Nisar 7210011

www.caarwan.com
Scanned by CamScanner